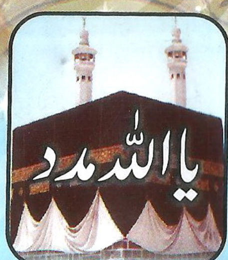
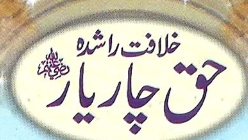


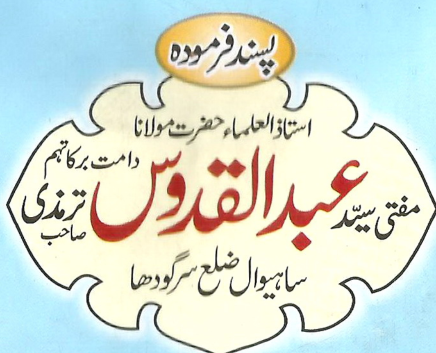


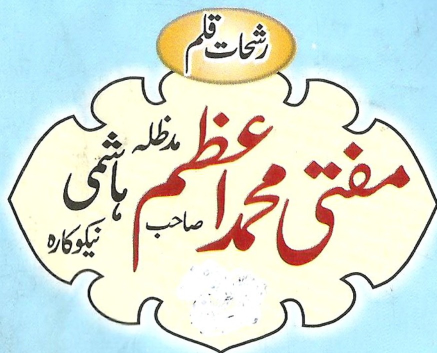


اضافہ شدہ ایڈیشن

ربیعُ الاوّل

اسلام کی نظر میں







بکھرے موتی

جَزَى اللّٰهُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّاهُوَ اَهْلُهُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما حضور اکرم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جو شخص یہ دعا کرے تو اس کا ثواب ستر ہزار فرشتوں کو ایک ہزار دن تک مشقت میں ڈالے گا۔ (یعنی وہ مسلسل اس کا ثواب اس بندے کے نامہء اعمال میں لکھتے رہیں گے)

(القول البدیع ص52)

(۲) نبی ﷺ سفر میں کنگھا، شیشہ، تیل، مسواک، سرمہ ساتھ رکھتے تھے۔

(تفسیر قرطبی سورۃ اعراف ص981 ج7)

(۳) نبی ﷺ نے فرمایا جو مسلمان کسی بیمار مسلمان کی عیادت کے وقت یہ کلمات سات بار پڑھے: **اَسْاَ لُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَنْ يَّشْفِيَكَ** ''یعنی میں عرض کرتا ہوں اللہ تعالیٰ سے جو عرش عظیم کا مالک ہے کہ وہ آپ کو شفا عطا فرمائے تو اللہ تعالیٰ اسے شفا عطا فرمائے گا بشرطیکہ اس (کی موت) کا وقت نہ آ گیا ہو۔

(مشکوۃ ص135 ج1)

(۴) علامہ قرطبی فرماتے ہیں ہر ایسا شہر جس میں چار باتیں پائی جائیں اس کے رہنے والے آفات سے بچے رہتے ہیں۔ (۱) عادل گورنر (سرکاری عہدہ دار) (۲) دینی مسائل کی صحیح رہنمائی کرنے والا عالم (۳) ایسے بزرگ موجود ہوں جو اچھائی کا حکم کریں اور برائی سے منع کریں۔ اور علم حاصل کرنے کی ترغیب دیں اور قرآن پڑھنے کا شوق دلائیں (۴) ایسی عورتیں جو باپردہ ہوں بے پردہ گھروں سے نہ نکلیں۔

(تفسیر قرطبی ص49 ج3 پارہ نمبر3)



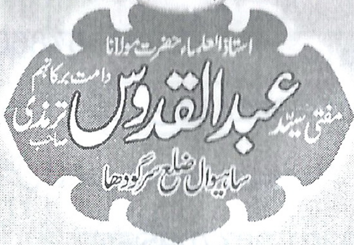




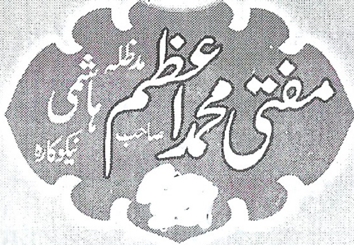
ربیع الاول

اسلام کی نظر میں

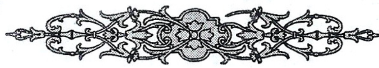
پسند فرمودہ



رشحات قلم







نام کتاب: ربیع الاول اسلام کی نظر میں

مصنف: حضرت مولانا مفتی محمد اعظم ہاشمی بن محمد زمان ہاشمی (نیکوکارہ)
(ساکن چک نمبر 126 نیکوکارہ تحصیل چنیوٹ، ضلع جھنگ)

تعداد: 1000

اشاعت اول: مارچ 2005ء

اشاعت دوم: اپریل 2006ء

ملنے کے پتے

☆ جامعہ حقانیہ ساہیوال ضلع سرگودھا فون: 048-6786002

☆ مدرسہ قاسم العلوم چک نمبر 126 نیکوکارہ چنیوٹ ضلع فون: 0301-7962433

☆ مکتبہ اہل سنت منشی محلہ گلی نمبر 6 امین پور بازار فیصل آباد فون: 2612313

☆ دار العلوم سراجیہ چک نمبر 126 ج۔ب ساہمل چنیوٹ فون: 0301-6077095

☆ مدرسہ دار الاطفال بلاک نمبر 16 سرگودھا فون: 0483-726224

☆ جامعہ خالد بن ولید چک نمبر 66 دھاندرہ محلہ اسلام پورہ نزد ائیر پورٹ فیصل آباد

آئینہ مضامین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ربیع الاول کا معنیٰ

جب اس مہینے کا نام رکھنے کا موقع آیا تو موسم بہار کا آغاز تھا۔ اسی مناسبت سے اس کا نام ربیع الاول رکھ دیا گیا یعنی بہار کا آغاز اور جب ربیع الاول کے بعد والے مہینے کا نام رکھنے کا موقع آیا تو موسم بہار کا اختتام تھا اس لئے اس کا نام ربیع الآخر اور ربیع الثانی رکھا گیا۔ (غیاث اللغات ص 216 فارسی)

میلاد النبی ﷺ کا مفہوم

عربی لغت میں اس جگہ یا وقت کا نام ہے جس میں سید الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی ولادت باسعادت ہوئی اسے مولد النبی ﷺ بھی پڑھا جاتا ہے۔

تحقیق تاریخ ولادت باسعادت

(۱) مؤرخ اسلام علامہ منصور پوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہمارے نبی ﷺ موسم بہار میں دوشنبہ (پیر) کے دن 9/ ربیع الاول ۱ ھ میلادی عام الفیل 22/ اپریل ۵۷۱ء کو مکہ معظمہ میں بعد از صبح صادق وقبل از طلوع نیرّ عالم تاب پیدا ہوئے۔ حاشیہ میں لکھتے ہیں سب کا اتفاق ہے کہ دوشنبہ کا دن 9/ ربیع الاول کے سوا کسی اور تاریخ سے مطابقت نہیں کھاتا اسلئے 9/ ربیع الاول ہی صحیح ہے۔ تاریخ دول العرب والاسلام میں محمد طلعت عرب نے بھی 9/ ربیع الاول ہی کو صحیح قرار دیا ہے۔

(رحمۃ للعلمین ص 40 جدید)

(۲) شیخ التفسیر والحدیث علامہ ادریس کاندھلوی فرماتے ہیں کہ جمہور محدّثین اور

مؤرخین کے نزدیک راجح اور مختار قول یہ ہے کہ حضور ﷺ 8/ربیع الاول کو پیدا ہوئے۔ (سیرت المصطفیٰ ج1 ص51)

۳۔ ۹/ربیع الاول ولادت (الرحیق المختوم ص ۸۳)

۴ فاضل بریلی کی تحقیق کے مطابق ولادت طیبہ ۸/ربیع الاول ہے (فتاوی رضویہ جدید ج ۲۶ ص ۴۱۲)

قول فیصل

ترجمان فقہ حنفی شیخ الاسلام علامہ زاہد الکوثری مصری رحمۃ اللہ علیہ نے بھی کافی تحقیق کے بعد بہت سے اقوال میں تاریخ ولادت باسعادت صرف 9/ربیع الاول ہی کو ترجیح دی ہے (مقالات الکوثری ص406 تحت المولد الشریف النبوی)

تحقیق وفات طیبہ

۱۔ 12/ربیع الاول ۱۱ھ پیر کے دن چاشت کے وقت عمر مبارک 63/سال اور 4/دن قمری تھی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون (رحمۃ للعلمین ص210 جدید)

۲۔ مشہور قول کی بناء پر 12/ربیع الاول کو وفات ہوئی۔

(سیرت المصطفیٰ ج3 ص172 جدید)

۳۔ سیدنا عبداللہ ابن عباس وسیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنھم سے بھی 12/ربیع الاول بروز پیر منقول ہے۔ (البدایہ والنہایہ ج5 ص256 م بیروت)

۴۔ بریلی کے اعلیٰ حضرت احمد رضا خان ہندی نے بھی 12/ربیع الاول کو وفات کا دن لکھا ہے۔ (ملفوظات احمد رضا خان صاحب ص252 / فتاوی رضویہ جدید ج ۲۶ ص ۴۱۵)

قول فیصل

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں وفات طیبہ ماہ ربیع الاول پیر کے دن پر سب مؤرخین متفق ہیں اور جمہور مؤرخین و محققین کے نزدیک

وفات طیبہ ربیع الاول کی 12/ تاریخ ہے اسی کو مؤرخ الدنیا ابن اسحٰق ، امام التحقیق علامہ ابن سعد اور محدّث عظیم علامہ ابن حبان ، علامہ ابن عبد البر، علامہ ابن الصلاح ، علامہ نووی اور علامہ ذہبی رحمہم اللہ تعالیٰ نے بڑے یقین سے نقل فرمایا ہے اور علامہ ابن الجوزی نے اسی کو صحیح قرار دیا ہے۔

(لامع الدراری شرح بخاری ج 3 ص 170 طبع ایچ ایم کراچی)

اہمیت ذکر رسول ﷺ

ذکر الٰہی جس طرح روح کی غذا ہے اسی طرح ذکر رسول ﷺ بھی روح کی غذا ہے یہی وجہ ہے کہ خود اللہ تعالیٰ نے ذکر رسول ﷺ کے مواقع اتنے مقرر فرمائے ہیں کہ کوئی مومن مرد اور عورت حضور ﷺ کے ذکر مبارک سے محروم نہیں رہ سکتا۔ مثلاً ہر نماز کے التحیات میں **اشھد ان محمد اعبدہ ورسولہ** پڑھا جاتا ہے۔ جس کی تفصیل یہ ہے کہ فجر کی سنت اور فرض میں دو بار پھر ظہر کی چار سنت ، چار فرض ، دو سنت ، دو نفل میں چھ بار اور عصر کی چار سنت چار فرض میں چار بار اور مغرب کے تین فرض ، دو سنت ، دو نفل میں چار بار اور عشاء کے چار فرض ، دو سنت ، دو نفل ، تین وتر ، دو نفل میں سات بار اس طرح پانچ نمازوں کے التحیات میں 23 بار ذکر رسول ہوا پھر پانچوں اوقات میں اذان وتکبیر ہوتی ہے اس میں دو بار **اشھد ان محمدارسول اللہ** مؤذن بھی پڑھتا ہے، سننے والا بھی پڑھتا ہے تو کل دس بار اذان میں ، دس بار تکبیر میں اس طرح 20 بار ذکر رسول ہوا پھر ہر نماز کے بعد دعا ہے اور دعا کا ادب حدیث شریف میں بتایا گیا ہے کہ اول حمد پھر درود شریف پڑھا جائے تو دس بار یہ ہوا، کل 53 بار ذکر رسول ہوا پھر حدیث شریف میں ہے کہ جب مسجد میں داخل ہو تو یوں

پڑھے "بِسۡمِ اللّٰہِ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوۡلِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ اغۡفِرۡ لِیۡ ذُنُوۡبِیۡ وَافۡتَحۡ لِیۡ اَبۡوَابَ رَحۡمَتِکَ" اور نکلتے وقت "بِسۡمِ اللّٰہِ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوۡلِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ اغۡفِرۡ لِیۡ ذُنُوۡبِیۡ وَافۡتَحۡ لِیۡ اَبۡوَابَ فَضۡلِکَ" (سنن ابن ماجہ ص56)

تو ہر مرد پانچوں نمازوں میں مسجد میں داخل ہوگا اور پھر نکلے گا اور عورت بھی اپنے گھر کے مصلے پر آتے ہوئے اور واپس ہوتے ہوئے پڑھے گی تو دس بار یہ ہوا یوں کل چوبیس گھنٹوں میں تقریباً 63 بار ذکر رسول ﷺ ہوا (سبحان اللہ) چنانچہ نبی کریم ﷺ کی عمر مبارک کے عدد کے برابر ہر مومن کو ذکر رسول ﷺ کرنے کا شرف حاصل ہوتا ہے۔ بشرطیکہ نمازی بن جائے اگر چہ افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ آج فتنوں کے دور میں صحیح عقائد اور صحیح اعمال کو بجالانا جس قدر ضروری تھا اسی قدر صحیح عقائد اپنانے میں اور نماز میں، روزہ میں، زکوۃ وحج میں سستی اور غفلت پائی جارہی ہے۔ (الامان والحفیظ)

اکبرالہ آبادی نے کیا عجیب کہا تھا۔

نہ نماز ہے، نہ روزہ، نہ زکوٰۃ ہے نہ حج
تو پھر اس کی کیا خوشی ہے کوئی ایجنٹ ہے کوئی جج

حالانکہ حدیث شریف میں ہے کہ حضرت نبی کریم ﷺ نے جب صحابہ رضی اللہ عنھم کو آنے والے فتنوں کی خبر دی تو انہوں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! ان سے نجات کی کیا صورت ہوگی تو آپ ﷺ نے فرمایا "اِلۡتِجَاءُ اِلَی الۡاِیۡمَانِ وَالۡاَعۡمَالِ الصَّالِحَاتِ" یعنی ایمان اور نیک اعمال کی طرف پناہ پکڑنے (مصروف ہونے) میں ہے۔ (انوار الباری ج4 ص101)

چنانچہ ذکر رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے سلسلہ میں ایک بار کسی نے حضرت شاہ فضل رحمان گنج مرادآبادی قدس سرہ سے کہا کہ حضرت آپ محفل میلاد نہیں کرتے فرمایا

ہم تو ہر دم کرتے ہیں کیونکہ ہر وقت لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھتے ہیں جس میں حضور ﷺ کا ذکر مبارک ہے بس یہی میلاد ہے کہ اگر آپ پیدا نہ ہوتے تو محمد رسول اللہ کیونکر کہتے اور آپ یہ شعر بھی پڑھا کرتے

؎ تر ہوئی باراں سے سوکھی زمیں — یعنی کہ آئے رحمۃ للعلمین

(وعظ نور النور از حضرت حکیم الامت تھانوی ص 190)

ذکر رسول ﷺ پر چند کتب

۱۔ سیرت المصطفیٰ از علامہ ادریس کاندھلوی رحمتہ اللہ علیہ

۲۔ رحمت کائنات از علامہ زاہد الحسینی رحمتہ اللہ علیہ

۳۔ نشر الطیب فی ذکر النبی الحبیب

از حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمتہ اللہ علیہ

۴۔ ہادی عالم (غیر منقوط) از علامہ ولی رازی دامت برکاتہم

۵۔ اسوہ رسول اکرم ﷺ ۔ از عارف باللہ ڈاکٹر عبدالحیٔ عارفی رحمتہ اللہ علیہ

لفظ سنت

لغت میں طریقہ اور راستہ کو کہتے ہیں (المنجد ص 494) شریعت میں یہ ہے کہ اگر کسی کام کو نبی ﷺ نے ہمیشہ کیا ہو اور خلفاء راشدین نے اس پر عمل کیا ہو تو وہ سنت ہے۔ (فتاویٰ شامی ص 72 ج 1 کتاب الطہارت) اور علمائے اصول نے یہ تعریف کی ہے کہ جس کام کو نبی ﷺ نے کیا ہو یا کسی ایک صحابی نے کیا ہو وہ سنت ہے۔

(طحطاوی علی المراقی ص 411 فصل فی التراویح)

سنت کی اہمیت

(۱)۔ حضرت نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جس نے میری سنت کی (عمل کے ذریعہ) حفاظت کی اللہ تعالیٰ اسے چار طرح عزت بخشے گا۔ (۱) اس کی محبت نیک لوگوں کے دلوں میں ڈال دے گا (۲) برے لوگوں کے دلوں میں اس کا رعب ڈال دے گا (۳) رزق کشادہ نصیب فرمائے گا (۴) دین میں مضبوطی نصیب فرمائے گا۔ الفاظ یہ ہیں ''

من حفظ سنتی اکرمه الله تعالیٰ باربع خصال ِ المحبة فی قلوب البررة والهیبة فی قلوب الفجرة والسعة فی الرزق والثقة فی الدین "

(شرح شرعۃ الاسلام ص 8 لشیخ زادہ)

(۲)۔ حضرت نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس نے میری امت میں فساد کے وقت میری سنت کو مضبوطی سے تھام لیا تو اسے سو شہیدوں کا اجر ملے گا۔ (مشکوٰۃ ص 30) حضرت ملا علی قاری رحمتہ اللہ علیہ اس کی شرح میں فرماتے ہیں کہ جب بدعات کا غلبہ، جہالت اور گناہوں کا عروج ہو تو سو کا اجر ملے گا۔ (مرقاۃ ص 250 ج 1) نیز محدث شاہ اسحٰق رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جو کفار کے مقابلہ میں لڑ کر شہید ہوا سے زخم کی تکلیف ایک بار اٹھانی پڑتی ہے اس لئے اسے ایک شہید کا ثواب ملتا ہے۔ اور یہ شخص جو ایسے زمانہ میں کہ جس میں کُفّار اور فُسّاق کا غلبہ ہے سنت نبوی ﷺ پر چلنے میں ہر طرف سے طعن وتشنیع کے زخم سے ہر وقت رنج میں رہتا ہے اس لئے اسے سو شہید کا ثواب ملے گا۔

(مسائل اربعین فی سنّۃ سید المرسلین ص 3,4)

(۳)۔ حضرت نبی کریم ﷺ نے فرمایا بے شک دین اجنبی تھا (شروع میں دین کی قدر کوئی نہیں جانتا تھا) اور پھر ایسے ہی دور کی طرف لوٹے گا تو مبارک ہو ان اجنبی

لوگوں کیلئے (جنہیں سنت کی اشاعت پر لوگ طعنے دیں گے) جو میری ان سنتوں کو صحیح کر کے بتائیں گے جن کو میرے بعد لوگوں نے خراب کر دیا ہوگا۔

(جامع ترمذی ص 91 ج 2)

(۴)۔ حضرت نبی کریم ﷺ نے فرمایا فتنہ کے وقت میں عبادت کرنیوالا ایسا ہے جیسا اس نے (شہر مدینہ) میری طرف ہجرت کی ہو۔ (جامع ترمذی ج 2 ص 44)

اور علامہ ابن امیر حاج فرماتے ہیں کہ حضرت نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ فتنے (شرک وبدعت) کے وقت دین پر عمل کرنیوالا ایسا ہے جیسے اس نے میرے ساتھ ہجرت کی (یعنی اسے ہجرت مدینہ کا ثواب ملے گا) (المدخل ج 4 ص 331)

(۵)۔ حضرت نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس نے میری سنت سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ میرے ساتھ جنت میں ہوگا۔

(مشکوۃ ص 30 ج 1)

(۶)۔ حضرت نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس نے پاکیزہ غذا کھائی اور سنت پر عمل کیا اور لوگ اس کی تکلیفوں سے محفوظ رہے۔ (لوگوں کو اس نے کوئی تکلیف نہ پہنچائی) تو فرمایا یہ آدمی جنت میں جائیگا۔ (مشکوۃ ص 31)

فائدہ

اس حدیث میں بہت ہی جامعیت ہے (۱) حق النفس کو بیان کیا (۲) اللہ اور اس کے رسول کے حق کو بیان کیا (۳) حقوق العباد کو بیان کیا گیا۔

(۷)۔ حضرت نبی کریم ﷺ نے فرمایا بے شک میں تم میں دو چیزوں کو چھوڑ کر جا رہا ہوں جب تک تم ان دونوں پر مضبوطی سے قائم رہے تو تم گمراہ نہیں ہو گے وہ اللہ کی کتاب ہے اور اس کے رسول کی سنت۔ (مشکوۃ ص 31)

اہل سنت والجماعت جنتی گروہ ہے

حضرت نبی کریم ﷺ نے فرمایا بے شک بنی اسرائیل میں 72 گروہ ہوئے اور میری امت میں 73 گروہ ہوں گے سب جہنم میں جائیں گے مگر ایک گروہ۔ چنانچہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! وہ کونسا گروہ ہوگا (جو جہنم سے بچ جائے گا) تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ جو میرے اور میرے صحابہ کے طریقہ پر ہوگا۔ (ترمذی شریف ج2 ص89)

ایک روایت میں نام بھی واضح فرمایا کہ وہ گروہ اہل السنۃ والجماعت ہوگا (تنبیہ الغفلین ص260 عربی)

نیز حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن اہل السنۃ والجماعت کے چہرے (سنت پر عمل کرنے کی وجہ سے) روشن ہوں گے۔ اور اہل بدعت جو (سنت کو چھوڑ کر) فرقہ بندی اختیار کر گئے ان کے چہرے سیاہ ہوں گے۔ (تفسیر ابن کثیر ج1 ص390 سورۃ آل عمران آیت 106)

نیز اسی آیت کے تحت اکثر تفسیروں میں یہی بات منقول ہے مثلاً تفسیر قرطبی، تفسیر مظہری، تفسیر فتح البیان وغیرہ۔

اہل السنۃ والجماعت کون ہیں

سید احمد طحطاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اے ایمان والو! تم پر اہل السنۃ والجماعت کی پیروی لازم ہے کیونکہ اللہ کی مدد اہل السنۃ والجماعت کے ساتھ موافقت کرنے میں ہے۔ اور اللہ کی ناراضگی اہل السنۃ والجماعت کی مخالفت کرنے میں ہے اور یہ نجات پانے والا گروہ اب چار مسالک میں جمع ہے۔ یعنی حنفی، مالکی، شافعی، حنبلی

اور جو شخص ان چاروں سے خارج ہے وہ اہل بدعت اور جہنمیوں میں سے ہوگا۔

(طحطاوی علی الدرص 153 ج 4 مطبوعہ مصر، نزل الابرار من فقہ النبی المختار ص 9)

نوٹ: فقہ کا تمام ذخیرہ جو ماہرین شریعت فقہاء کرام نے قرآن وحدیث سے سمجھا ہے اسے موجودہ فرقہ غیر مقلدین قرآن وحدیث کے خلاف بتا کر اپنی غلط سمجھ کی پیروی کروانا چاہتا ہے۔ ان کے بارے میں علامہ قرطبی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک قوم ہوگی جو علماء حق سے مخالفت اور فقہائے کرام سے دشمنی رکھے گی۔ عبارت یہ ہے۔ ''هُمْ قَوْم'' يُعَادُوْنَ الْعُلَمَاءَ وَيُبْغِضُوْنَ الْفُقَهَاءَ''

(تفسیر قرطبی صفحہ 141 جلد نمبر 8-7 پارہ نمبر 8)

اس لئے فرقہ غیر مقلدین اہل سنت والجماعت سے خارج ہے۔ (حجتہ اللہ البالغہ)

سنت پر چلنے والا عظیم ہے

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جو کوئی سنت پر قائم ہو، بدعت سے منع کرتا ہو اور طریقہ رسالت کی نصیحت کرتا ہو تو ایسے شخص کو دیکھنا بھی عبادت ہے۔ (تلبیس ابلیس ص 9، تفسیر قرطبی ص 141 ج 7)

سنت پر چلنے والے کی عزت کرو

حضرت یوسف بن اسباط کہتے ہیں مجھے محدّث حضرت سفیان ثوری نے فرمایا کہ اے یوسف اگر تجھے خبر ملے کہ ایک شخص مشرق کے کنارے سنت طریقہ پر چل رہا ہے تو اس کو سلام بھیج اور اگر تجھے معلوم ہو کہ مغرب کے کنارے کوئی شخص سنت پر قائم ہے تو اس کو سلام بھیج کیونکہ اہل السنۃ والجماعت بہت ہی کم رہ گئے ہیں۔

(تلبیس ابلیس ص 110)

مسلک اہل السنۃ والجماعت پر موت

معتمر بن سلیمان تیمی نے کہا کہ میں اپنے والد کی خدمت میں پریشانی کی حالت میں حاضر ہوا تو مجھ سے فرمایا کیوں پریشان ہو میں نے عرض کیا دوست کا انتقال ہو گیا ہے تو آپ نے فرمایا کیا وہ اہل السنۃ والجماعت کی راہ پر مرا ہے میں نے عرض کیا جی ہاں تو فرمایا کچھ غم نہ کرو (یعنی وہ اللہ کی رحمت میں گیا) (تلبیس ابلیس ص 10 باب اول)

سنت کی برکات

(۱) قیامت کے دن چہرہ روشن ہوگا۔ (۲) شفاعت رسول ﷺ نصیب ہوگی۔ (۳) حوض کوثر کا جام نصیب ہوگا۔ (۴) جنت میں رفاقت رسول ﷺ نصیب ہوگی۔ (۵) دخول جنت نصیب ہوگا۔

لفظ بدعت

بدعت ایسے نئے کام کو کہتے ہیں جو دین کے پورے ہو جانے کے بعد ایجاد کیا گیا ہو۔ اور وہ نبی ﷺ کی خواہش اور اعمال کے مطابق نہ ہو۔ (القاموس ص 4 ج 2)
شریعت میں بدعت یہ ہے کہ دین میں کوئی ایسی نئی بات نکالی جائے جو نہ صحابہ کے وقت میں تھی اور نہ تابعین کے، اور نہ ہی اس پر کوئی دلیل شرعی قائم ہو۔ (یعنی چاروں ائمہ میں سے کسی نے اسے قرآن وسنت سے نہ سمجھا ہو)

(شرح المقاصد المبحث الثامن فصل ثالث ص 271 ج 2)

اسی طرح اعلیٰ حضرت احمد رضا خان صاحب لکھتے ہیں ''جو بات رسول اللہ ﷺ وخلفاء راشدین واحکام فقہ کے خلاف نکلی ہو وہی نئی بات ہے اسی سے بچنا چاہیے نہ کہ سنت وحکم حدیث وفقہ سے''

(احکام شریعت ص 172 حصہ دوم از اعلیٰ حضرت)

بدعت اور سنت میں شک ہو

جس کام کے بدعت اور سنت ہونے میں شک ہو اسے چھوڑ دیا جائے کیونکہ بدعت کو چھوڑنا ضروری ہے۔ (فتح القدیر ص 455 ج 1 باب سجود السہو)

بدعت پر عظیم فقیہ کی تحقیق

حضرت مفتی محمود حسن قدس سرہ فرماتے ہیں جس چیز پر شریعت نے ثواب نہ بتایا ہو اس کو ثواب سمجھ کر کرنا بدعت ہے۔۔۔ مثلاً میت کو قبر میں رکھ کر عرق گلاب وغیرہ چھڑکنا، نماز جنازہ کے بعد مستقلاً اجتماعی حیثیت سے سب کو روک کر دعا کرنا، نماز کے بعد مصافحہ یا معانقہ کرنا، کھانا سامنے رکھ کر ثواب پہنچانے کیلئے مخصوص سورۃ یا آیتوں کی تعیین کرنا یا میلاد شریف کے نام پر مخصوص تاریخ میں مجلس منعقد کرنا اس میں صلوٰۃ وسلام کیلئے قیام کرنا وغیرہ۔ (فتاویٰ محمودیہ ج 12 ص 178 طبع قدیم)

بدعت کی مذمت حدیث میں

۱۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا بدعتی آدمی کا نہ روزہ قبول ہوتا ہے، نہ نماز، نہ صدقہ، نہ حج، نہ عمرہ، نہ جہاد اور نہ نفلی عبادت نہ فرضی عبادت (کچھ بھی قبول نہیں ہوتا) اور اسلام سے اس طرح نکل جاتا ہے جس طرح گوندھے ہوئے آٹے سے بال۔ (ابن ماجہ ص 6)

فائدہ:۔

یوں تو بدعت بھی ایک گناہ کبیرہ ہے مگر (انجام کے اعتبار سے) خطرناک اس قدر ہے کہ آدمی کو اسلام سے خارج کردیتی ہے۔ (معاذ اللہ)

۲۔ حضرت نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے بدعتی کے اعمال کو قبول کرنے

سے انکار فرمایا ہے یہاں تک کہ وہ بدعت کو چھوڑ دے۔ (ابن ماجہ ص 6)

۳۔ حضرت نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس نے ہمارے دین میں کوئی نئی بات نکالی جس کا تعلق ہمارے دین سے نہیں ہے تو وہ مردود ہے۔

(بخاری شریف ج 1 ص 371، ابن ماجہ ص 3، ابوداؤد ص 287 ج 2)

(المراد بہ امر الدین فتح الباری ص 331 ج 5)

حضرت ملا علی قاری فرماتے ہیں اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جو شخص دین میں ایسی بات کرے جس کی سند قرآن وسنت سے ظاہر نہ ہو یا (شرعی مجتہد کے ذریعہ) اجتہاد و استنباط نہ کی گئی ہو تو وہ مردود ہے۔ (مرقاۃ ص 215 ج 1) (۴) نبی کریم ﷺ فرمایا بدعتی لوگ جہنم کے کتے ہیں۔

(کنز العمال ج 1 ص 218 فصل فی البدع، کشف الغمہ للشعرانی ص 33 ج 1 عربی)

اور ایک حدیث میں ہے کہ بدعتی لوگ جہنم والوں کے کتے ہیں۔

(حوالہ بالا و فتاویٰ افریقہ ص 109 مسئلہ نمبر 81 از اعلیٰ حضرت احمد رضا خان صاحب ہندی)

فائدہ:۔ چونکہ بدعتی نے دنیا میں دین محمدی کی اصلی صورت بگاڑی تھی تو اس کے بدلہ میں کتے کی صورت میں اسے جہنم میں داخل کیا جائے گا۔ (اللہ تعالیٰ تمام بدعات سے توبہ کی توفیق نصیب فرمائے اور تمام مسلمانوں کو جہنم سے بچائے)

(۵) نبی کریم ﷺ نے فرمایا دو آدمیوں نے میری کمر کو توڑ دیا ہے (معاذ اللہ) وہ جاہل جس نے دین میں نئی نئی عبادتیں نکالیں اور وہ عالم جو (بدعملی کی وجہ سے) دین کی توہین کرائے۔ الفاظ یہ ہیں "قَصَمَ ظَهْرِي رَجُلَانِ جَاهِلٌ مُتَنَسِّكٌ وَعَالِمٌ مُتَهَتِّكٌ" (لوامع الاشراق للعلامہ دوانی)

(۶) نبی کریم ﷺ نے فرمایا آئندہ میری امت میں کچھ لوگ آئیں گے جن میں خواہشات (یعنی بدعات) اس طرح رچی بسی ہوں گی جیسا کہ کتے کے کاٹے ہوئے

آدمی کے جسم میں کوئی رگ اور کوئی جوڑ ایسا نہیں ہوتا جس میں وہ زہر داخل نہ ہو۔

(ابوداؤد باب شرح السنۃ ج 2 ص 283)

(۷) حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ فرماتے ہیں حضرت نبی کریم ﷺ نے ایک دن ہمارے سامنے ایک لکیر کھینچی پھر فرمایا کہ یہ اللہ کا راستہ ہے پھر اس کے دائیں اور بائیں کچھ لکیریں لگائیں اور فرمایا یہ کچھ راستے (ٹیڑھے) ہیں ان میں ہر راستے پر ایک شیطان بیٹھا ہے۔ اور ہر شیطان اپنے غلط راستے کی طرف دعوت دے رہا ہے۔ پھر آپ نے یہ آیت کریمہ پڑھی "وان ھٰذا صراطی مستقیما فاتبعوہ ولا تتبعوا السبل فتفرق بکم عن سبیلہ" (تفسیر قرطبی ج 7 ص 138) علامہ قرطبی فرماتے ہیں کہ یہ شیطان کے راستے یہودیت، نصرانیت، مجوسیت اور تمام اہل بدعت کے گروہوں کے مراد ہیں۔ (حوالہ بالا)

(۸) حضرت نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ہر چیز کیلئے کوئی آفت ہے اور اس دین اسلام کیلئے آفت خواہشات پرستی ہے۔ (تنبیہ الغافلین ص 261)

امام شعبی فرماتے ہیں خواہشات کو اھواء اس لئے کہتے ہیں کہ یہ اپنے عمل کرنیوالے کو جہنم میں گراتی ہیں۔ (حوالہ بالا) نیز امام شعبی فرماتے ہیں خواہشات پر چلنے والوں کو اصحاب اھواء اسلئے کہتے ہیں کہ وہ جہنم میں گریں گے۔ (ھواء اوپر سے نیچے گرنے کو کہتے ہیں) (تفسیر قرطبی ج 7 ص 141)

(۹) حضرت عبداللہ ابن عباس فرماتے ہیں کہ لوگوں پر ایک زمانہ آئے گا کہ وہ سنت کو مٹائیں گے (معاذ اللہ) اور بدعت کو عام کریں گے۔

(غنیۃ الطالبین ج 1 ص 209 عربی)

(از شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ)

بدعتی ملعون ہے

حضرت نبی کریم ﷺ نے فرمایا لعنت کی گئی ہے اس شخص پر جس نے کسی مومن کو نقصان پہنچایا یا اسے دھوکہ دیا (مشکوٰۃ ص228ج2)

فائدہ:۔ بدعتی اپنے غلط عقائد ونظریات اور بدعات پھیلانے کیلئے اپنے کو حنفی، سنی اور عاشق رسول ﷺ ا [illegible] کے الفاظ استعمال کرتا ہے یہ بالکل ایسا ہی ہے کہ ایک صاحب آب زمزم کا نام لے کر دھوکہ سے شراب پلانا چاہتا ہو۔ اللہ تعالیٰ اس بدعتی فرقے سے تمام مسلمانوں کو بچائے۔ آمین

اہل بدعت بدنصیب ہیں

حضرت نبی کریم ﷺ نے سیدہ عائشہ کو فرمایا کہ بے شک وہ لوگ جنہوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کیا اور گروہوں میں بٹ گئے یقیناً یہ لوگ اس امت کے بدعتی اور خواہش پرست ہیں۔ اے عائشہ بے شک ہر گناہ کرنے والے کیلئے توبہ کی توفیق ہے لیکن اہل بدعت اور خواہش پرست کو توبہ کی توفیق نہیں ملتی اور میں ان سے بری ہوں اور وہ ہم سے بری ہیں۔ (تفسیر قرطبی ج7ص150)

بدعتی کی تردید کرنا عبادت ہے

ا۔ حضرت نبی ﷺ نے فرمایا اس امت کے آخر میں کچھ لوگ آئیں گے جنہیں پہلے لوگوں کے برابر اجر عطا ہوگا۔ وہ بھلائی کا حکم کریں گے اور برائی سے منع کریں گے اور فتنہ باز لوگوں سے جنگ کریں گے۔ (مشکوٰۃ ص584ج2) حضرت ملا علی قاری فرماتے ہیں فتنہ باز لوگوں میں تمام بدعتی بھی داخل ہیں۔ (مرقاۃ ص469ج11)

۲۔ حضرت محمد بن سہل بخاری فرماتے ہیں کہ ہم لوگ امام غزالی کے پاس تھے انہوں نے بدعتیوں کی تردید شروع فرمادی تو ایک صاحب نے عرض کیا کہ اگر آپ بدعتیوں کو چھوڑ کر ہم کو حدیث سناتے تو ہمیں زیادہ پسند تھا امام غزالی یہ سن کر بہت غصہ ہوئے اور فرمایا کہ بدعتیوں کی تردید کرنا مجھے ساٹھ برس کی عبادت سے زیادہ محبوب ہے۔

(تلبیس ابلیس ص 16 باب 2)

بدعتی کی موت پر شکرانہ

حضرت بشر حافی رحمہ اللہ نے ایک بدعتی کی موت پر یوں فرمایا ''الحمدلله الذی اماته ''یعنی میں اس اللہ کا شکر ادا کرتا ہوں جس نے اس (بدعتی) کو موت دی ۔اور لوگوں سے کہا تم بھی ایسا ہی کہا کرو۔ (تلبیس ابلیس ص 16 باب 2)

بدعت کی نحوست

(۱) توبہ کی توفیق نہیں ملتی۔ (حوالہ بالا)

(۲) اس کے بدلے میں اس جیسی ایک سنت اٹھالی جاتی ہے۔ (مشکوٰۃ ص 31 ج 1)

(۳) شفاعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محرومی۔ (تنبیہ الغافلین ص 260)

(۴) جام حوض کوثر سے محرومی۔ (تفسیر قرطبی ج 4 ص 168 مصری)

مروّجہ محفل میلاد کا بانی

علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں سب سے پہلے جس نے محفل میلا د ربیع الاول میں خاص اہتمام کے ساتھ منائی وہ اربل کا بادشاہ مظفر ابوسعید کوکبوری بن زین الدین تھا۔اس کی تائید میں اس دور کے بدعتی عالم شیخ ابوالخطاب بن دحیۃ نے ایک

کتاب لکھی جس پر بادشاہ نے اسے ایک ہزار دینار دیا اور ہر سال محفل میلاد پر تین لاکھ دینار خرچ کیا کرتا تھا۔ (جبکہ آج ایک دینار کی قیمت تقریبا پانچ سو روپے ہے)

(الحاوی للسیوطی ص 182 ج 1)

محفل میلاد کا دستر خوان

علامہ ابن جوزی رحمتہ اللہ علیہ کے بیٹے نے مرآۃ الزمان میں لکھا ہے حاضرین محفل میلاد میں سے ایک صاحب نے اس بات کی وضاحت کی کہ اس کے دستر خوان پر پانچ ہزار بھنی بکریوں کی سریاں اور دس ہزار مرغیاں ایک سو گھوڑے، ایک لاکھ پیالیاں، تیس ہزار حلوے کے طباق وغیرہ ہوتے تھے۔ (الحاوی للسیوطی ص 182 ج 1 م کوئٹہ)

جشن میلاد کا بانی

آنحضرت ﷺ کے یوم ولادت کو ایک مقدس اور ایک متبرک جشن کا دن قرار دینے اور آپ کی سالگرہ منانے کی رسم بہت عرصے بعد شروع ہوئی۔ ۔۔آنحضرت ﷺ کے جشن ولادت کے لئے نئی اور خاص رسوم وضع کی گئیں۔ ۔۔۔اس جشن مولد (میلاد النبی ﷺ) کو سب سے پہلے سلطان صلاح الدین ایوبی کے برادر نسبتی الملک مظفر الدین کوکبوری نے 604ھ میں (مصر کے شہر) اربل میں منایا۔۔ ہر زمانہ میں اس رسم کی مخالفت بھی ہوئی ہے یہ مخالفت اربل کے تہوار کے ساتھ ہی شروع ہو گئی تھی۔ (اردو دائرہ معارف اسلامیہ ص 826 ج 21)

اسلئے مشن نبوی ﷺ کو چھوڑ کر جشن میلاد اور جلوس میلاد نکالنے والے نہ سنی ہیں اور نہ ہی حنفی بلکہ بدعتی ہیں۔ ان کی محافل میں شریک ہونا یا جلوس میں شرعاً جائز نہیں ہے۔

جشن میلاد النبی ﷺ کے جلوس کا بانی

شیخ المحدّثین علامہ محمد سرفراز خاں صاحب صفدر دامت برکاتہم فرماتے ہیں یہ جو عید میلاد کے جلوس کا سلسلہ ہے یہ تو ابھی کچھ عرصہ ہوا شروع ہوا جو میری عمر کے بوڑھے ہیں انہیں معلوم ہوگا کہ یہ عید میلاد کا جلوس ہمارے سامنے نکلنا شروع ہوا۔۔۔اس کا نام شیخ عنائت اللہ قادری ہے پہلے وہ ہندو تھا رام لیلیٰ کا جلوس نکالا کرتا تھا پھر اللہ نے اس کو اسلام کی توفیق دی تو اس عید میلاد کے جلوس کا وہ بانی ہے۔کبھی لاہور جاؤ تو کشمیری بازار میں جاکر اس کے مکان کو دیکھو اس پر لکھا ہے شیخ عنائت اللہ قادری بانی جلوس عید میلاد النبی ﷺ۔اس کی وفات 6 ذی القعدہ 1422ھ اکیس (21) جنوری 2002ء میں ہوئی ہے۔ایک یہ بانی تھا ایک مولوی عبدالمجید جو پٹی کے رہنے والے تھے اور تیسرے عبدالقادر صاحب تھے جن کا بیٹا شجاع لاہور کا میئر بھی رہ چکا ہے۔ان تینوں آدمیوں نے عید میلاد کا جلوس نکالا جس کو آج لوگ دین بنائے پھرتے ہیں۔۔۔تو یاد رکھنا! اہل سنت کا مفہوم یہ ہے کہ جو آپ ﷺ کے طریقے اور جماعت صحابہ کے نقش قدم پر چلنے والے ہیں۔ (تفسیر ذخیرۃ الجنان فی فہم القرآن ص 336 ج 1)

عید میلاد النبی ﷺ کی شرعی حیثیت

دین محمدی میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی طرف سے مسلمانوں کو دو عیدیں عطا ہوئی ہیں عید الفطر اور عید الاضحیٰ ،شریعت اسلامیہ میں تیسری کوئی عید ثابت نہیں جس سے واضح معلوم ہوا کہ عید میلاد النبی ﷺ کہنا اور منانا بدعت ہے۔جیسا کہ آٹھویں صدی کے محدّث علامہ شاطبی رحمتہ اللہ علیہ بدعات کی مثال دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ بارہ ربیع الاول کو شرعی عیدوں یعنی (عید الفطر اور عید الاضحیٰ) کی طرح عید منانا کہ

فائدہ: یوم ولادت کی خوشی میں ہر پیر کو روزہ رکھنا تو ثابت ہے لہذا روزہ رکھیں عید نہ

نبی ﷺ کی اس میں ولادت ہوئی ہے یہ بدعت ہے۔ (الاعتصام ص 55 ج 2) نیز شریعت اسلامیہ میں عید کی تعریف یہ ہے "اِنَّ کُلَّ یَوْمٍ شُرِعَ تَعْظِیْمُهٗ فَیُسَمّٰی عِیْدًا۔۔وَیَوْمُ الْعِیْدِ لَا یُصَامُ (فتح الباری تحت الآیۃ الیوم اکملت لکم دینکم ۔۔ کتاب التفسیر) علامہ ابن حجر فرماتے ہیں کہ جس دن کی خاص تعظیم کا حکم شریعت میں دیا گیا ہے اس کا نام عید رکھا گیا ہے اور عید کے دن روزہ رکھنا جائز نہیں اس اعتبار سے عید الفطر اور عید الاضحیٰ ہی شرعی عیدیں قرار پاتی ہیں۔ اسی پر تمام امت کا اجماع اور عمل ہے۔ اس لئے بارہ ربیع الاول یا سال کا کوئی اور دن اپنی طرف سے کسی صاحب کو بطور عید کے منانا جائز نہیں ہے۔

دین میں عقل سے اضافہ کی جرات

(1) جبکہ ہندوستان کے عالم مفتی احمد یار خان بدعتی صاحب لکھتے ہیں " مائدہ (دسترخوان) آنے کے دن کو حضرت مسیح علیہ السلام نے عید کا دن بنایا آج بھی اتوار کو عیسائی اسی لئے عید مناتے ہیں کہ اس دن دسترخوان اترا تھا اور حضور ﷺ کی تشریف آوری اس دسترخوان سے کہیں بڑھ کر نعمت ہے لہذا ان کی ولادت کا دن بھی یوم العید ہے (جاء الحق 220 ج 1 باب 1)

قارئین ملاحظہ فرمائیں کہ دین محمدی میں کس طرح اضافہ کرنے کی جسارت کی گئی ہے اور اپنے عمل (یعنی عید میلاد بنانے) کو ایک نبی اور رسول کے عمل سے بڑھ کر قرار دے رہے ہیں۔ جبکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نبی ہونے کی حیثیت سے کسی دن کو عید مقرر کر رہے ہیں اور وہ عین شریعت ہے اور جاء الحق کے مصنف خود ایک نبی کے برابر کسی دن کو عید کا دن بنانے کی ناکام کوشش کر رہے ہیں۔ (الامان والحفیظ)

کسی نے سچ کہا۔ مجھے بتا تو سہی اور کافری کیا ہے۔

رکھنے کے بارہ میں پوچھا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا اس دن میں پیدا ہوا ہوں (مشکوۃ ...)

(2) ایک بدعتی عالم اچھروی صاحب نے اپنے ہفت روزہ المقیاس ج 1 شمارہ نمبر 10 میں 12 اگست 1963ء بمطابق 11 ربیع الاول 1383ھ کو اپنے بیٹے عبد الوہاب صدیقی سے یوں لکھوایا۔ کیا عید میلاد النبی ﷺ کی خوشی عید الفطر اور عید الاضحیٰ سے کم ہے؟ نہیں بلکہ مسلمانوں کیلئے سب سے بڑا خوشی کا موقع 12 ربیع الاول ہے ۔۔۔ ہمیں چاہیے جس طرح عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے موقع پر سب بڑے چھوٹے غسل کر کے نئے کپڑے پہن کر کھلے میدان یا جامع مسجد میں دو رکعت نماز پڑھتے ہیں اسی طرح ہم بارہ ربیع الاول کو مل جل کر بعد از طلوع آفتاب دو رکعت نماز عید میلاد النبی ﷺ پڑھیں اور خطبہ (میلاد) سنیں۔ پھر ہدیہ درود وسلام پیش کریں علماء کرام سے درخواست کی جاتی ہے کہ وہ اپنے اپنے علاقہ یا شہر میں نماز عید میلاد کا انتظام کریں۔ معاذ اللہ (دین اسلام میں اپنی طرف سے تیسری عید کا اضافہ کرنا کیا یہ عشق رسول ﷺ ہے۔ یا عید کی تعداد میں اضافہ کر کے دین اسلام کو ناقص بتلا کر نبی ﷺ کی توہین کرنا ہے۔ شرم تم کو مگر نہیں آتی۔

عقل دین کے تابع ہے

حضرت ملا علی قاری فرماتے ہیں ”فان الدین اتباع آثار الآیات والاخبار واستنباط الاحکام“ (مرقاۃ ص 215 ج 1) یعنی پس بے شک دین یہ ہے کہ (عقل) قرآن وحدیث کا اتباع کرے اور ان احکام کی اتباع کرے جو قرآن وسنت سے (فقہاء کرام) نے نکالے ہیں۔

دین عقل کے تابع نہیں

سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر دین عقل کے تابع ہوتا تو موزہ کا نیچے کا

حصہ مسح کیلئے زیادہ بہتر تھا حالانکہ میں نے نبی کریم ﷺ کو موزہ کے اوپر مسح کرتے دیکھا ہے۔ (مشکوٰۃ ج1 ص54)

معلوم ہوا دین میں عقل سے نئی چیز کا اضافہ کرنا درست نہیں ہے خواہ وہ عیدوں کی تعداد میں ہو یعنی دو عیدوں کے علاوہ تیسری عید منانا ہو شرعاً غلط ہے۔

عید میلاد بے دلیل ہے

حضرت حکیم الامت تھانوی قدس سرہ فرماتے ہیں عید میلاد کو جائز کہنے والے ہمیں دکھائیں کہ کس وحی سے یوم ولادت کو یوم عید بنانے کا حکم معلوم ہوتا ہے اور اس کی کیا صورت بتلائی گئی ہے۔ اگر کوئی (آیت قرآنی) قل بفضل اللہ ۔۔۔۔ سے استدلال کرے تو میں کہوں گا کہ صحابہ کرام جو حضور ﷺ کے صحبت یافتہ تھے اور تمام عالم سے زیادہ کلام مجید کو سمجھتے تھے ان کی سمجھ میں یہ مسئلہ کیوں نہیں آیا۔ بالخصوص جب کہ حضور پُرنور ﷺ کی محبت بھی ان کے رگ وریشہ میں رچی بسی تھی علیٰ ہذا تابعین رحمھم اللہ جن میں بڑے بڑے مجتہدین ہوئے ہیں۔ ان کی نظر یہاں تک کیوں نہیں پہنچی۔ (اشرف الجواب ص105) اب اہل بدعت اپنے ہر جلسہ اور محفل میں قرآن کریم سورت یونس کی آیت "**قل بفضل اللہ وبرحمتہٖ فبذالک فلیفرحوا** ...... (آیت نمبر 58) کو تلاوت کرتے ہیں اور بڑے زور شور سے علمی دیانت کا خون کرتے ہوئے اپنے من پسند نظریہ عید میلاد کو قرآن کے حوالہ سے ثابت کرنے کی ناکام کوشش کرتے ہیں۔ کسی صاحب خیر نے کہا ہے۔

؎ خود بدلتے نہیں قرآن کو بدل دیتے ہیں۔ (الامان والحفیظ)

آیت بالا کی تفسیر ہندوستان کے مشہور حنفی مفسر ماہر شریعت وطریقت

حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمتہ اللہ علیہ کے حوالہ سے پیش خدمت ہے۔ ملاحظہ فرمائیں۔

(ترجمہ) اے محمد ﷺ آپ شکرادا کرنے کے طور پر کہیں کہ اللہ کے فضل و رحمت سے یہ نصیحت شفاء ہدایت اور رحمت خدا ہم کو ملی ہے۔ ہمارے استحقاق کو اس میں کوئی دخل نہیں۔ پس اللہ کے فضل وکرم اور حصول قرآن سے ان کو خوش ہونا چاہیے۔

تفسیر

(۱) حضرت مجاہد اور قتادہ کا قول ہے کہ اللہ کا فضل ایمان ہے اور اللہ کی رحمت قرآن ہے۔

(۲) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ کا فضل ایمان ہے اور اللہ کی رحمت یہ ہے کہ اللہ نے ہم کو اہل قرآن بنایا۔

(۳) حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ان کو خوش ہونا چاہیے۔ اللہ کے فضل سے یعنی قرآن سے اور اللہ کی رحمت سے یعنی اس بات سے کہ اللہ نے ان کو اہل قرآن میں سے بنایا۔

(۴) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ کا فضل اسلام ہے اور اللہ کی رحمت یہ ہے کہ اللہ نے اسلام کو ہمارے دلوں میں محبوب بنادیا۔

(۵) حضرت خالد بن معدان رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ کا فضل اسلام اور اللہ کی رحمت رسول اللہ ﷺ کی سنت ہے۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ اللہ کا فضل ایمان اور اللہ کی رحمت جنت ہے۔

"ھو خیر مما یجمعون" وہ یعنی قرآن کا نزول یا اللہ کا فضل و رحمت اس دنیوی متاع حقیر سے بہتر ہے جسے وہ جمع کرتے ہیں۔ (تفسیر مظہری ج 5 ص 335)

نوٹ: اکثر مفسرین نے اس کے قریب قریب تفسیر فرمائی ہے۔ خطباء کو چاہیے کہ عوام کو صحیح تفسیر سے مطلع کریں۔

یوم ولادت منانا عیسائیت کی پیروی ہے

حضرت مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد شفیع قدس سرہ فرماتے ہیں کہ برتھ ڈے (یوم ولادت) منانا عیسائیوں کا عقیدہ ہے کیونکہ وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا یوم ولادت مناتے ہیں (جواہر الفقہ ج1 ص 210) حالانکہ حدیث شریف میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص جس قوم کی مشابہت اختیار کرے گا وہ اسی میں سے ہوگا۔ عبارت یہ ہے۔ "مَنْ تَشَبَّہَ بِقَوْمٍ فَھُوَ مِنْھُمْ" (مشکوۃ ص ۳۷۵) اقبال نے کیا خوب کہا۔
وضع میں تم ہو نصاریٰ تو تمدن میں ہنود ،، یہ مسلماں ہیں جنہیں دیکھ کے شرمائیں یہود

محفل میلاد میں آمد رسول کا عقیدہ

انبیاء یا مشائخ خود حاضر ہوں یہ تو درکنار اگر انکی ارواح کو بھی حاضر مانیں تو علماء حنفیہ نے فرمایا ہے کہ ایسا عقیدہ رکھنا بھی کفر ہے۔ (فتاویٰ بزازیہ بر عالمگیریہ ص 326 ج6)

نیز اس عقیدہ سے درود شریف پہنچائے جانے والی تمام حدیثوں کا انکار لازم آتا ہے۔ جبکہ تمام اہل حق کا عقیدہ ہے کہ آپ ﷺ قبر اطہر میں زندہ ہیں (اور قریب سے پڑھنے والے کا درود خود سنتے ہیں اور دور سے فرشتے آپ کو پہنچاتے ہیں)۔

(اشعۃ اللمعات ص 613 ج1)

نوٹ: قارئین کرام کے فائدہ کے لئے ذیل میں مسئلہ حاضر و ناظر پر ایک فتویٰ نقل کیا جا رہا ہے۔ ملاحظہ ہو۔

الجواب بعون الله الذی تنزّہ عن صفات الخلق

حاضر وناظر دونوں عربی لغت کے لفظ ہیں بمعنی موجود اور دیکھنے والا (انوار ساطعہ مع البراہین ص 226 از علامہ عبدالسمیع رامپوری) تمام اہل سنت کا عقیدہ ہے کہ ہر جگہ حاضر وناظر صرف اللہ تعالیٰ ہے جو ہر شئے کے تمام حالات اول تا آخر ملاحظہ فرما رہا ہے۔ وہ جسم سے پاک ہے اس لئے وہ کسی ایک جگہ خاص نہیں بکہ وہ ہر جگہ ہر وقت برابر موجود ہے جیسے قرآن کریم میں ارشاد ہے۔" **انه بکل شئی بصیرٌ** " (یقیناً وہ ہر شئی کو دیکھنے والا ہے) (سورۃ الملک آیت نمبر 19) اور سورۃ نساء میں ہے " **وکان اللّٰہ بکل شیئی محیطا** " (آیت نمبر 126) یعنی اللہ تعالیٰ ہر شئے کو محیط ہے۔ نیز اللہ تعالیٰ اس وقت سے موجود ہے جب موجودات (یعنی آسمان و زمین جن وانس فرشتے وغیرہ) میں سے کوئی چیز موجود نہیں تھی۔ **ھٰکذا فی شرح الفقه الاکبر . ھو سبحانه کان موجودًا فی لازل ولم یکن معه شئی من الموجودات** (ص 35) لہذا کسی نبی یا ولی وغیرہ کو ہر جگہ حاضر وناظر ماننا شرعاً غلط بلکہ کفر وشرک ہے۔ اسی طرح محقق حنفی عالم ومفتی تحریر فرماتے ہیں، یہ اعتقاد کفر ہے۔ نصوص صریحہ کے خلاف ہے کلام پاک میں ہے۔" **وھو اللّٰہ فی السمٰوٰت وفی الارض یعلم سرّکم وجھرکم ویعلم ماتکسبون** (سورۃ انعام آیت نمبر 3)

(اور وہ اللہ تعالیٰ آسمانوں میں ہے اور زمین میں ہے وہ جانتا ہے تمہاری چھپی اور کھلی حالت کو اور وہ جانتا ہے جو تم کرتے ہو اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ سوائے خدا کے تمام جگہ کوئی حاضر ناظر نہیں ہے۔ (عزیز الفتاویٰ ص 65) اور فتاویٰ محمودیہ میں ہے۔ یہ عقیدہ رکھنا کہ خود حضور ﷺ یہاں حاضر وناظر ہیں اور بلاواسطہ سنتے ہیں (یعنی درود شریف) یہ عقیدہ غلط ہے۔ اس سے توبہ لازم ہے (ج 1 ص 107)۔ نیز محقق حنفی علامہ عبدالحی لکھنوی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کو حاضر ناظر کھلی چھپی

بات کو جاننے والا ہر وقت ہر گھڑی موجود کا عقیدہ رکھنا شرک ہے۔'' اصل عبارت فارسی کی یہ ہے۔'' کسے غیر حق سبحانہ حاضر وہ ناظر و عالم خفی وجلی در ہر وقت و ہر آن است اعتقاد شرک است''

(ج 4 ص 331 مجموعۃ الفتاویٰ علیٰ ہامش خلاصۃ الفتاویٰ تحت کتاب الکراھیۃ)

مزید علامہ عبدالحی لکھنوی حنفی کتاب العقائد میں لکھتے ہیں، حضرات انبیاء علیہم السلام اور حضرات اولیاء کرام رحمتہ اللہ علیہم کو ہر وقت حاضر و ناظر ماننا ہر اعتبار سے شرک ہے کیونکہ یہ صفت اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہے کہ کوئی دوسرا اس میں شریک نہیں ہے۔ فارسی کی عبارت یہ ہے۔'' فی الواقع ہمچو اعتقاد کہ حضرات انبیاء و اولیاء ہر وقت حاضر و ناظر اند و بہمہ حال بر نداء ما مطلع می شوند اگر چہ از بعید باشد شرک است چہ این صفت از مختصات حق جل جلالہ است کسے را دارں شرکت نیست

(مجموعۃ الفتاوی ج 1 ص 28 طبع لکھنؤ)

بریلوی علماء کرام کے فتاویٰ ملاحظہ ہوں (۱) بانی اول مسلک بریلوی علامہ عبدالسمیع رامپوری ایک اعتراض کے جواب میں لکھتے ہیں کہ کوئی ایسا نہیں جو عرش سے لیکر تا تحت الثریٰ ہر مکان ہر زمان ہر آن میں اللہ تعالیٰ کی طرح حاضر و ناظر ہو۔

(الانوار الساطعہ مع البراہین ص 221)

(۲) مفتی مسعود شاہ نقشبندی دھلوی ایک سوال کے جواب میں لکھتے ہیں۔ واضح ہو کہ یا رسول اللہ کہنا وقت سونے اور نشست اور ہر کار (یعنی ہر کام) وغیرہ کے وقت ممنوع ہے اور یہ نیت حاضر و ناظر کہنا ہو موجب شرک کا ہے۔

یہ ہر دو صفت (یعنی حاضر و ناظر ہر جگہ) بالذات خاص واسطے خدا کے ہیں چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔'' **نحن اقرب الیہ من حبل الورید**'' (ہم بندے کی شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہیں) یہ صفت حضوری کی بندے میں نہیں ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی صفات میں دوسرے کو شریک کرنا شرک ہے۔''

(فتاویٰ مسعودی ص 529 مرتب پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب بریلوی اور مولوی عبدالحکیم شرف قادری بریلوی و مولوی محمد منشاء تابش قصوری بریلوی نے نظر ثانی کی ہے)

(۳) بریلوی مسلک کے بڑے عالم ہندی لکھتے ہیں۔ ''ہم اس بات کو تسلیم کرتے ہیں کہ سب جا (ہر جگہ) حاضر و ناظر بجز خدائے عزَّ اِسمُہ کے کوئی نہیں''

(الانوار البھیۃ فی الاستعانۃ من خیر البریہ ص 124 عن فتاویٰ رحیمیہ ج 2 ص 111 جدید)

فقط واللہ الحق وھو یھدی السبیل

(کتبہ العبد محمد اعظم ہاشمی غفرلہ الغنی صدر سنی دار الافتاء فیصل آباد)

(تاریخ ۲۳/ جمادی الاولیٰ ۱۴۲۶ھ)

عید میلاد منانے والے کا شرعی حکم

جو شخص اس بدعت کا مرتکب ہے وہ شرعاً بدعتی ہے اور بدعتی کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی ہے اس پر تمام فقہاء کا اتفاق ہے اور جاء الحق کا مصنف بھی بدعتی امام کے پیچھے نماز مکروہ لکھتا ہے۔ (جاء الحق ص 205 ج 1) نیز اگر بدعت فسق سے بڑھ کر حد کفر کو پہنچ جائے تو ایسے آدمی کے پیچھے نماز بالکل نہیں ہوتی۔ (جیسا کہ آجکل بدعت کفر کی حد تک پہنچی ہوئی ہے) (النبراس شرح شرح العقائد ص 326)

ربیع الاول میں جھنڈیاں وغیرہ لگانا (1) مساجد یا گھروں میں چراغاں کرنا، جھنڈیاں لگانا اور دیگر فضولیات میں پیسہ لگانا شرعاً ناجائز ہے۔ (البحر الرائق ص 232 ج 5 کتاب الوقف) بلکہ اس دن کو عام دنوں کی طرح گزارنا ہی سنت رسول ﷺ اور سنت خلفائے راشدین رضی اللہ عنھم اجمعین ہے۔ اور ناجائز جگہ میں ایک روپیہ خرچ کرنے والا بھی بغیر توبہ کئے مر گیا۔ تو جہنم میں شیطان کے ساتھ رہے گا۔ تفسیر قرطبی تحت الآیۃ انّ المبذّرین کانوا اخوان الشیطین (پارہ نمبر 15)

(2) شریعت کی طرف سے 12 ربیع الاول کو۔۔۔کاروبار بند کرنے کا حکم نہیں اس کو شرعی حکم سمجھنا غلط ہے۔ (فتاویٰ محمودیہ ج15 ص391)

دُف یا سَاز کے ساتھ نعت خوانی کا شرعی حکم

دورِ جدید کے رسمی شعراء نام نہاد عاشق رسول اور قوال' عشق رسول ﷺ کی آڑ میں نعت خوانی اور درود وسلام جیسے مقدس عمل کو عبادت سے نکال کر بطور کاروبار سَاز اور دُف پر پڑھ کر نسلِ نَو کو گمراہ کرنے کی ناکام کوشش کر رہے ہیں حالانکہ جن کو آج گمراہی کے راستہ پر لگا رہے ہیں کل رب ذوالجلال کی عدالت میں ان کا جواب بھی دینا ہوگا۔ کسی صاحب خیر نے کہا ہے۔

کب تک رہے گی کتاب سادہ کبھی تو آغازِ باب ہوگا
جنھوں نے نسلِ نَو بگاڑی کبھی تو ان کا حساب ہوگا

نیز دف یا ساز پر نعت خوانی اور درود شریف پڑھ کر داد تحسین حاصل کی جاتی ہے بلکہ عوام الناس اس سے بھی دو قدم آگے بڑھ کر ایسے شعراء' قوال' نعت خواں پر اپنی رقم نچھاور کرنے کو سعادت اور بخشش کا ذریعہ سمجھتے ہیں۔ ایسے حرام کار نعت گو شاعر اور قوال کی پیسوں سے حوصلہ افزائی کرنے والا شرعاً برابر کا گنہگار ہے آئندہ کے لئے ایسی صورت سے بچنا اور گزشتہ سے توبہ کرنا واجب ہے۔

لفظ دُف

حرف دال پر زبر اور ف پر تشدید کے ساتھ معروف ساز کا نام ہے۔ یعنی دَف، مگر دال کی پیش کے ساتھ پڑھنا زیادہ بہتر ہے۔ یعنی دُفّ۔ نیز دُفّ، طنبور، ڈھولک کی جنس کے تمام سازوں کا عام نام ہے۔ گو کبھی کبھی ایک خاص قسم کے لئے استعمال کیا

جاتا ہے۔.....اس کا موجد تُبکل بن لمک تھا۔ (اردو دائرہ معارف اسلامیہ ج 9 ص 371)

سازاور دف کی حدیث شریف سے ممانعت

(۱) حدیث شریف میں ہے کہ حضرت نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: "اَمَرَنِی رَبّی بِمَحقِ المُعَازِفِ وَالمَزَامِیرِ" کہ مجھے میرے رب نے حکم دیا ہے باجے اور گانے بجانے کے آلات مٹانے کا (مشکوٰۃ شریف، جلد ۲، ص ۳۱۸) اس کی شرح مظاہر حق (کتاب) میں ہے کہ معازف سے مراد ڈھول، ڈھولکی، طبلہ، سارنگی وغیرہ اور مزامیر سے مراد شہنائی، چنگ، بانسری وغیرہ ہیں۔ (جلد 3، صفحہ 655)

چنانچہ مسلمان کی شان یہ ہے کہ۔

مصوِّر کھینچ وہ نقشہ جسمیں یہ صفائی ہو
اِدھر فرمان مصطفٰے ہو اُدھر گردن جھکائی ہو

(۲) سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت نبی کریم ﷺ نے دف بجانے سے منع فرمایا ہے، دیکھیے حدیث شریف "اَنَّ رَسُولَ اللّٰہِ ﷺ نَھٰی عَن ضَربِ الدُّفِّ" (کنز العمال، جلد ۷، ص ۳۳۵)

(۳) سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے ہی منقول ہے کہ نبی کریم ﷺ نے "دف" اور "بانسری" بجانے سے منع فرمایا ہے۔ عبارت یہ ہے۔

"اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ نَھٰی عَن ضَربِ الدُّفِ وَصَوتِ الزَّمَّارَۃِ" (نیل الاوطار للعلامہ شوکانی)

(۴) دف کی حرمت پر علامہ ابو اللیث سمرقندی نے بھی نقل فرمایا ہے، دیکھیے تنبیہ الغافلین صفحہ ۷۰، عربی۔

(۵) حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ نے ناپسند (یعنی حرام) قرار دیا ہے تمہارے لئے شراب کو اور جوا کھیلنے کو اور بانسری کو اور گانے بجانے کے آلات کو اور ڈھول کو اور دُف کو

عبارت یہ ہے قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّ اللّٰہَ کَرِہَ لَکُمُ الْخَمْرَ وَالْمَیْسِرَ وَالْمِزْ مَارَ وَالْمَعَازِفَ وَالْکُوبَۃَ وَالدُّفَّ

(مسائل اربعین ص ۷۱ از شاہ محمد اسحاق محدث دہلوی)

(۶) حضرت نبی کریم ﷺ نے فرمایا قرب قیامت میری امت کے کچھ لوگوں کی شکلوں کو مسخ کر کے بندروں اور خنزیروں کی صورت میں بدل دیا جائے گا' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ! کیا وہ مسلمان ہوں گے؟ تو حضرت نبی ﷺ نے فرمایا ہاں ! وہ لوگ اس بات کی گواہی دیں گے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور مجھے اللہ کا رسول مانیں گے اور وہ روزے بھی رکھتے ہوں گے۔ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ! ان کے ساتھ ایسا کیوں ہوگا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ لوگ باجوں اور گانے والی عورتوں اور دف بجانے کے عادی ہو جائیں گے' شرابیں پیئیں گے۔ چنانچہ رات وہ شراب نوشی اور گانے وغیرہ میں مشغول ہوں گے تو صبح ان کی شکلیں (بندر اور خنزیر کی طرح) بدل چکی ہوں گی۔ عبارت یہ ہے۔

"اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ یُمْسَخُ قَوْمٌ مِّنْ اُمَّتِیْ فِیْ آخِرِ الزَّمَانِ قِرَدَۃً وَخَنَازِیْرَ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ اَمُسْلِمُوْنَ ھُمْ؟ قَالَ نَعَمْ یَشْھَدُوْنَ اَنْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ وَیَصُوْمُوْنَ قَالُوْ فَمَا بَالُھُمْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ اِتَّخَذُوْا الْمَعَازِفَ وَالْقَیْنَاتِ وَالدُّفُوْفَ وَشَرِبُوْا ھٰذِہِ الْاَشْرِبَۃَ فَبَاتُوْا عَلٰی شَرَابِھِمْ وَلَھْوِھِمْ فَاَصْبَحُوْا وَقَدْ مُسِخُوْا.

(صحیح ابن حبان' ۱ جلد صفحہ ۱۰۔۱۱)

تفسیر سے دف کی ممانعت

قرآن کریم کی آیت: وَاسْتَفْزِزْ مَنِ اسْتَطَعْتَ مِنْهُمْ بِصَوْتِكَ (پارہ ۱۵)
اللہ تعالیٰ شیطان کے بارے میں فرمارہے ہیں کہ تو ان (آدم کے بیٹوں) میں سے جس پر قابو پائے اسے اپنی آواز کے ذریعہ (سیدھے راستے سے) ہٹا سکے تو ہٹالے۔

عظیم مفسر علامہ جلال الدین سیوطی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس آیت کے تحت کہ حضرت مجاہد رحمتہ اللہ علیہ (حضرت علی کے شاگرد) نے فرمایا "شیطان کی آواز سے مراد گانے کی آواز اور بانسری، ڈھول وغیرہ کی آواز ہے اور حضرت حسن رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا شیطانی آواز سے مراد 'دف' کی آواز ہے' عبارت یہ ہے: "قال مجاهد : صَوْتُ الْغِنَاءِ وَالْمزامِيرِ وَقَالَ الْحَسَنُ الدُّفُّ" (الا کلیل فی استنباط التنزیل ص۱۴۴)

فقہ سے دف کی حرمت

فتاویٰ شامی میں علامہ شامی حنفی فرماتے ہیں کہ دف بجنے کی آواز اور بانسری وغیرہ کی آواز کی طرف کان لگانا' سننا وغیرہ حرام ہے اگر چانک دف وغیرہ کی آواز سنائی دے تو معاف ہے لیکن نہ سننے کی کوشش کرنا واجب ہے۔ عبارت یہ ہے۔

"وَاسْتِمَاعُ ضَرْبِ الدّفّ وَالْمِزْمَارِ وَغَيْرِ ذٰلِكَ حَرَامٌ اِنْ سَمِعَ بَغْتَةً يَكُوْنُ مَعْذُوْرًا وَيَجِبُ اِنْ يَّجْتَهِدَاَنْ لَّايَسْمَعُ" (کتاب الحظر والاباحۃ فصل فی البیع، جلد ۵ صفحہ ۳۴۸)

(۲) دف وغیرہ پر نعت نبی صلی اللہ علیہ وسلم پڑھنا کفر کے قریب ہے۔ عبارت یہ ہے:

"مَنْ قَرَاءَ الْقُرْآنَ عَلیٰ ضَرْبِ الدُّفِّ.................. يَكْفُرُ.
وَيَقْرُبُ مِنْهُ نَعْتُ الْمُصْطَفٰى صلی اللہ علیہ وسلم" (شرح فقہ اکبر، صفحہ ۱۶۷، فصل فی القراۃ)

(۳) قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں گانے بجانے کے آلات اور نقارے، باجے اور دُف وغیرہ باتفاق (علماء امت) حرام ہیں۔ عبارت یہ ہے۔

وملاھی و مزامیر وطنبورہ ودھل و نقارہ و دف وغیرہ باتفاق حرام است (مالا بد منہ ص ۱۳۴)

(۴) علامہ عبدالحیؒ لکھنوی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں گانا اور تالیاں بجانا اور طنبور بربط (باجوں کے نام ہیں) اور دُف اور اس کے مشابہہ دوسرے گانے کے آلات حرام ہیں۔ وفی النھایہ اَلتَّغَنِّیْ وَالتَّصفِیْقُ والطُّنْبُوْرُ وَالْبَرْبَطُ وَالدُّفُّ وَمَا اَشْبَہَ ذٰلِکَ حَرَام (مجموعۃ الفتاویٰ ص ۳۸۴/ج ۲ کتاب الحظر والاباحۃ)

(۵) دف اور اس کے مشابہہ گانے کے آلات حرام ہیں

(فتاویٰ عزیزی ص ۲۱۸ مبوب م۔ ایچ ایم سعید)

مشہور فقیہ حضرت ابراہیم نخعی اور دف

(۶) حضرت ابراہیم نخعی تابعی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں ہم گلیوں میں تلاش کر کر کے بچوں کے ہاتھوں سے دف چھین لیتے اور پھاڑ دیتے۔ عبارت یہ ہے:

"کُنَّا نَتَّبِعُ الاَزِقَّۃَ نَخرِقُ الدُّفُوفَ مِن اَیْدِی الصِّبْیَانِ"

(الامر بالمعروف والنھی عن المنکر للعلامہ ابوبکر احمد، ص ۱۴۸، طبع دارالاعتصام سعودی عرب)

خلاصۃ الکلام: مذکورہ عبارات سے واضح ہو رہا ہے کہ نعتیں، نظمیں، قصیدے، درود سلام اور غزلیں ترانے وغیرہ ساز کے ساتھ اور دف وغیرہ کے ساتھ پڑھنا حرام ہیں اسی طرح ایسی مجالس میں شریک ہونا اور ایسی کیسٹیں بیچنا، خریدنا اور گھروں میں، دکانوں میں، گاڑیوں وغیرہ میں سننا بھی شرعاً ناجائز ہے اگر عبادت سمجھ کر ایسی محفل یا کیسٹ سنی جائے تو کفر کے قریب گناہ ہوگا اور دف، ساز کے ساتھ نعتیں پڑھ کر کمائی کرنا بھی حرام ہے بلکہ بے ادبی گستاخی کی وجہ سے پڑھنے اور سننے والے کے کافر

ہونے کا اندیشہ ہے اس لیے ہر حال میں دل کو یہ بات سمجھائیں

اے دل اگر ہے تجھ کو محبت رسولؐ کی
تو پھر شیوہ بنا لے اپنا اطاعت رسولؐ کی

لہٰذا اپنے ایمان کی حفاظت کریں تا کہ قیامت کے دن شرمندگی نہ ہو۔

نعتیہ کلام میں دُف والی حدیث کا جواب

حضرت علامہ شیخ احمد رومی حنفی رحمتہ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ حضرت قاضی ضیاء الدین سنامی رحمتہ اللہ علیہ (جو خواجہ نظام الدین اولیاء کے ہمعصر ہیں) نے اپنی کتاب نصاب الاحتساب میں ذکر فرمایا ہے کہ حدیث (جو نبی علیہ السلام کے مدینہ آمد مبارک پر انصار کی بچیوں نے دُف بجا کر استقبالیہ ترانے پڑھے تھے) امت میں متروک ہے اور اس پر عمل نہیں کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد گرامی کی وجہ سے ''**ومن الناس من یشتری لھو الحدیث**'' کہ لوگوں میں سے بعض لوگ وہ ہیں جو اختیار کرتے ہیں لہو بات کو یعنی گانا اور گانے بجانے کے آلات کو ...... چنانچہ قاضی صاحب رحمتہ اللہ علیہ نے دف کو گانے بجانے کے آلات میں شمار فرما کر آیت قرآنی کی وجہ سے دف کو حرام قرار دیا ہے۔ مکمل عبارت کیلئے مجالس الابرار مجلس نمبر 35 کا مطالعہ فرمائیں۔

(فقط واللہ الحق وھو یھدی الیٰ الحق)

محافل میں ویڈیو فلم کی تصویر کا شرعی حکم

نوٹ: ویڈیو کا حکم شرعی سمجھنے سے پہلے ٹیلیوژن کا حکم معلوم کرنا ضروری ہے ملاحظہ ہو۔

ا۔ ٹی وی آلات لہو میں سے ہے اور زبردست فحاشی اور عریانی پھیلانے کا مغربی غیر مسلموں کا تحفہ ہے اس کا دیکھنا کیا گھر میں بند کر کے رکھنا بھی جائز نہیں دیکھئے

خلاصۃ الفتاوٰی ”لو امسک فی بیتہ شیئاً من المعازف والملاھی کرہ ویاثم وان کان لا یستعملھا“ (ص ۳۳۸، جلد۴، کتاب الکراھیۃ) فلہٰذا ٹی وی دیکھنے والا رکھنے والا بیچنے والا فاسق ہے اور ایسے امام کے پیچھے فرائض اور تراویح کی نماز مکروہ تحریمی ہے۔ نیز جو موذن ٹیلی ویژن دیکھنے والا ہو اس کی اذان اور تکبیر بھی مکروہ تحریمی ہے۔ انتظامیہ مسجد کی ذمہ داری ہے کہ ایسے امام اور موذن کو توبہ پر مجبور کریں اگر توبہ نہ کریں تو برطرف کرنا واجب ہے اور صالح امام اور موذن کا تقرر کریں

(احسن الفتاوٰی جلد ۳، ص ۲۸۸ و فتاوٰی رحیمیہ جلد ۴ ص ۹۴ مبوب جدید)۔

نیز استاذ محترم حضرت مفتی تقی عثمانی صاحب زید مجدہم فرماتے ہیں اب کیمرے سے بڑھ کر ٹیلی ویژن آ گیا ہے اب سوال یہ ہے کہ اس کا کیا حکم ہے؟ .... ہماری طرف سے یہ فتویٰ دیا جاتا ہے کہ ٹیلی ویژن گھر کے اندر اپنے پاس رکھنا جائز نہیں۔

مزید تفصیل یہ ہے کہ ٹیلی ویژن پر ایسی چیز دکھائی جائے جو پہلے سے تصویر کی شکل میں موجود ہو اس کو بڑا کر کے ٹی وی کی اسکرین پر دکھایا جا رہا ہے۔ اس کے تصویر ہونے میں تو کوئی شبہ ہی نہیں اس لئے اس کو دیکھنا حرام ہے۔ اور اس کا وہی حکم ہے جو تصویر کا ہے۔ اور اگر ایسی صورت ہو کہ فلم کا واسطہ درمیان میں نہیں ہوتا بلکہ براہ راست وہ چیز ٹیلی کاسٹ کی جاتی ہے۔ مثلاً ایک آدمی ٹی وی اسٹیشن میں بیٹھا ہوا تقریر کر رہا ہے یا کسی اور جگہ تقریر کر رہا ہے اور ٹی وی کیمرے کے ذریعہ براہ راست اس کی تقریر اور اسکی تصویر ٹی وی اسکرین پر دکھائی جا رہی ہو تو اس دکھائی جانے والی تصویر کو علماء کی ایک بڑی جماعت تصویر ہی قرار دے کر اس کے استعمال کو حرام قرار دیتی ہے۔

(تقریر ترمذی جلد ۲ ص ۳۵۱)

ویڈیو کے بارے میں تفصیل

شہید اسلام علامہ محمد یوسف لدھیانوی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں ٹی وی اور ویڈیو فلم کا کیمرہ جو تصویریں لیتا ہے وہ اگرچہ غیر مرئی (یعنی بظاہر آنکھوں سے نظر آنے والی نہیں) ہیں لیکن تصویر بہرحال محفوظ ہے۔ اور اس کو ٹی وی پر دیکھا اور دکھایا جاتا ہے۔ اس کو تصویر کے حکم سے خارج نہیں کیا جا سکتا۔ زیادہ سے زیادہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ ہاتھ سے تصویر بنانے کے فرسودہ نظام کی بجائے سائنسی ترقی نے تصویر سازی کا ایک دقیق طریقہ ایجاد کر لیا ہے لیکن جب شارع علیہ السلام نے تصویر کو حرام قرار دیا ہے تو تصویر سازی کا طریقہ خواہ کیسا ہی ایجاد کر لیا جائے تصویر تو حرام ہی رہے گی۔ اور میرے ناقص خیال میں ہاتھ سے تصویر سازی میں وہ قباحتیں نہیں تھیں جو وڈیو فلم اور ٹی وی نے پیدا کر دی ہیں۔ ٹی وی اور وڈیو کیسٹ کے ذریعہ گھر گھر سینما گھر بن گئے ہیں______ کیا یہ بات سمجھ میں آتی ہے۔ کہ شارع ہاتھ کی تصویروں کو تو حرام قرار دے۔ اور اس کے بنانے والوں کو ملعون اور **اشد عذاباً یوم القیمۃ** (قیامت کے دن سب سے سخت عذاب ہوگا) بتائے۔ اور فواحش و بے حیائی کے اس طوفان کو جسے عرف عام میں ٹی وی کہا جاتا ہے، حلال اور جائز قرار دے؟

رہا یہ کہ اس میں کچھ فوائد بھی ہیں تو کیا خمر (شراب) اور خنزیر، سود اور جوئے میں فوائد نہیں؟ لیکن قرآن کریم نے ان تمام فوائد پر یہ کہہ کر لکیر پھیر دی ہے **"واثمھما اکبر من نفعھما"** (یعنی ان کے نفع پر ان کا گناہ غالب ہے)۔

یہ بھی کہا جاتا ہے کہ وڈیو فلم اور ٹی وی سے تبلیغ اسلام کا کام لیا جاتا ہے۔ ہمارے یہاں ٹی وی پر دینی پروگرام بھی آتے ہیں لیکن کیا بڑے ادب سے پوچھ سکتا ہوں کہ

ان دینی پروگراموں کو دیکھ کر کتنے غیر مسلم دائرہ اسلام میں داخل ہوگئے؟ کتنے بے نمازیوں نے نماز شروع کر دی؟ کتنے گنہگاروں نے گناہوں سے توبہ کرلی۔ یہ محض دھوکہ ہے، فواحش کا یہ آلہ جو سراسر نجس العین ہے۔ ملعون ہے اور جس کے بنانے والے دنیا و آخرت میں ملعون ہیں وہ تبلیغ اسلام میں کیا کام دے گا۔ بلکہ ٹی وی کے یہ دینی پروگرام گمراہی پھیلانے کا مستقل ذریعہ ہیں۔ شیعہ، مرزائی، ملحد، کمیونسٹ اور ناپختہ علم لوگ ان دینی پرگراموں کیلئے ٹی وی پر جاتے ہیں۔ اور اناپ شناپ جوان کے منہ میں آتا ہے کہتے ہیں۔ کوئی ان پر پابندی لگانے والا نہیں اور کوئی صحیح وغلط کے درمیان تمیز کرنے والا بھی نہیں۔ اب فرمایا جائے کہ یہ اسلام کی تبلیغ واشاعت ہو رہی ہے یا اسلام کے حسین چہرہ کو مسخ کیا جا رہا ہے۔

رہا یہ کہ فلاں فلاں یہ کہتے اور کرتے ہیں، یہ ہمارے لئے جواز کی دلیل نہیں۔

واللہ اعلم



اور حضرت مفتی رشید احمد صاحب رحمتہ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ وڈیو کیسٹ اپنی فتنہ سامانی میں ٹی وی سے بھی دو گام (دو قدم) آگے ہے، اسمیں تو ہوتی ہی محفوظ تصویر ہے۔ بعض لوگ یہاں بھی وہی تقریر شروع کر دیتے ہیں کہ اس کی تصویر بھی پانی یا آئینہ میں دیکھنے والے عکس جیسی ہے، حالانکہ کوئی عقل کا کورا بھی اس سے انکار نہیں کر سکتا کہ تصویر و عکس دو بالکل متضاد (مخالف) چیزیں ہیں، تصویر کسی چیز کا پائیدار اور محفوظ نقش ہوتا ہے، عکس ناپائیدار اور وقتی نقش ہوتا ہے، اصل کے غائب ہوتے ہی اس کا عکس بھی غائب ہو جاتا ہے۔

وڈیو کے فیتے میں تصویر محفوظ ہوتی ہے، جب چاہیں جتنی بار چاہیں ٹی وی کی سکرین پر اس کا نظارہ کرلیں، اور یہ تصویر تابع اصل نہیں بلکہ اس سے بالکل لاتعلق اور بے نیاز ہے، کتنے ہی لوگ ہیں جو مر کھپ گئے، دنیا میں ان کا نام ونشان نہیں، مگر ان کی متحرک تصویریں ویڈیو کیسٹ میں محفوظ ہیں۔ ایسی تصویر کو کوئی پاگل بھی عکس نہیں کہتا۔ صرف اتنی سی بات کو لے کر ویڈیو کے فیتے میں ہمیں تصویر نظر نہیں آتی تصویر کے وجود کا انکار کر دینا کھلا مغالطہ ہے۔

اگر یہ منطق تسلیم کر لی جائے کہ فیتے میں تصویر محفوظ نہیں بلکہ معدوم ہے اور ویڈیو کیسٹ میں محفوظ نقوش ٹی وی اسکرین پر جا کر تصویر بنا دیتے ہیں تو اس لاحاصل تقریر سے اصل حکم پر کیا اثر پڑا؟ تصویر محفوظ ماننے کی تقدیر پر ٹی وی صرف تصویر نمائی کا ایک آلہ تھا اب تصویر سازی کا آلہ بھی قرار پایا، کہ صرف تصویر دکھاتا ہی نہیں بناتا بھی ہے۔ اب تو اس کی قباحت دو چند ہوگئی، یک نہ شد دو شد۔

مختصر یہ کہ ٹی وی ویڈیو کیسٹ کی تصویر کے متعلق زائد از زائد یہ کہا جا سکتا ہے کہ سائنس کی ترقی نے فن تصویر سازی کو ترقی دے کر اس میں مزید جدت پیدا کر دی اور تصویر سازی کا ایک دقیق انوکھا طریقہ ایجاد کر لیا۔

مگر یاد رکھیے تصویر خواہ کسی قسم کی ہو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اس وعید سے خارج نہیں کہ روز قیامت تصویر بنانے والوں کو سب سے سخت عذاب ہوگا۔ (بخاری شریف)

اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تصویر ساز پر لعنت بھیجی ہے۔ **فقط واللہ اعلم**

(احسن الفتاویٰ جلد ۸ ص ۳۰۳ کتاب الحظر والاباحۃ)

ایسے ہی پرُفتن دور کے بارہ میں! حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگوں پر ایک زمانہ آئے گا جس میں مومن کا دل یوں پگھلے گا (دوسرے لوگوں کو

گناہوں میں دیکھ کر) جیسے نمک پانی میں پگھل جاتا ہے۔عرض کیا گیا ایسا کیوں ہوگا فرمایا اس برائی کی وجہ سے جسے دیکھے گا لیکن اس برائی کو ختم کرنے کی طاقت نہیں رکھتا ہوگا، عبارت یہ ہے۔ **"قوله عليه السلام . ياتي على الناس زمان يذوب فيه قلب المومن كما يذوب الملح فى الماء قيل مم ذلك ؟ قال مم يرى من المنكر لايستطيع تغييره"** (کنز العمال جلد۳ ص۶۸۶)

اسی طرح حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا لوگوں پر (پھر ایک) ایسا زمانہ آئے گا جس میں (خود) اپنے آپ کو دین پر قائم رکھنا اس قدر مشکل ہوگا جیسے ہاتھ میں انگارہ پکڑنے والے کیلئے مشکل ہوتی ہے۔ عبارت یہ ہے

"قال رسول الله صلى الله عليه وسلم. ياتي على الناس زمان الصابر فيهم على دينه كالقابض على الجمر" (مشکوہ جلد۲ ص۴۵۹)

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حلال بھی واضح ہے اور حرام بھی واضح ہے اور ان دونوں کے درمیان شبہ ڈالنے والی چیزیں ہیں۔ جن کو اکثر لوگ نہیں جانتے پس جس آدمی نے ان شبہ ڈالنے والی چیزوں سے اپنے آپ کو بچالیا اس نے اپنی عزت اور دین کو بچالیا۔ عبارت یہ ہے۔ **"قوله عليه السلام الحلال بيّن والحرام بيّن وبينهما مشتبهات لا يعلمها كثير من الناس فمن اتقى المشبّهات استبرء لدينه وعرضه"** (بخاری شریف جلد۱ ص۱۳)

خلاصۃ الکلام: مذکورہ بالا عبارات سے معلوم ہوا کہ تمام مسلمانوں کو اپنے ایمان وعمل کی سلامتی چاہنے کیلئے ضروری ہے کہ اپنے آپ کو اور اسلامی معاشرہ کو تمام منکرات اور بے حیائی کے پروگراموں اور شک میں ڈالنے والی چیزوں سے بچائے اور ایسی محفلوں اور تقریبات میں عوام وخواص کیلئے شرکت کی شرعاً گنجائش معلوم نہیں ہوتی۔ خواہ وہ محفل حمد ونعت ہو یا محفل حسن قرات ہو جس میں وڈیو فلم وغیرہ بنائی جاتی ہو یا کوئی عام محفل ہو ہر حال میں بچنا ضروری ہے۔ بعد میں بھی باتصویر سیڈیز کا بیچنا

اور خریدنا اور انکا استعمال شرعاً ناجائز ہے۔ لہٰذا تمام مسائل میں جمھور علماء اہلسنت والجماعت کی پیروی کو لازم سمجھیں اور اُن کے خلاف کہنے والے کی پرواہ نہ کریں۔

اس پرُفتن دور میں درج ذیل دعا کو کثرت سے پڑھنا چاہیے۔

"اَللّٰھُمَّ اَرِنَا الْحَقَّ حَقًّا وَّارْزُقْنَا اتِّبَاعَہ' وَاَرِنَا الْبَاطِلَ بَاطِلاً وَّارْزُقْنَا اجْتِنَابَہ'" (اے اللہ حق کو حق کی صورت میں ہمیں دکھا اور اس کی اتباع نصیب فرما۔ اور باطل کو باطل کی صورت میں ہمیں دکھا اور اس سے بچنے کی توفیق نصیب فرما۔)

فقط واللہ الحق وھو یھدی الی السبیل الرشاد

کتبہ العبد محمد اعظم ہاشمی غفرلہ الغنی

صدر سُنّی دار الافتاء فیصل آباد

(۲۹ صفر المظفر سن ۱۴۲۷ ہجری)

حرف آخر

راقم الحروف کا علاقہ . . . . بدقسمتی سے شرک وبدعات کا مرکز تھا مگر راقم کے نانا جی امداد اللہ ہاشمی نیکوکارہ رحمتہ اللہ علیہ خدا مست انسان اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق، شرک وبدعات کے ناساز ماحول سے ٹکرا گئے۔ اور ہمیشہ کیلئے یہ سبق پڑھا گئے۔

نہ کٹ مروں میں جب تک شاہِ بطحا کی سنت پر
خدا شاہد ہے کہ کامل میرا ایمان ہو نہیں سکتا

پھر استاذِ محترم شیخ الحدیث مولانا نذیر احمد قدس سرہ (بانی جامعہ اسلامیہ امدادیہ)

سے دوران سبق کئی بار یہ سنا کہ شرک کا گناہ کرنے سے اللہ سے تعلق ٹوٹ جاتا ہے ۔اور بدعت کا گناہ کرنے سے نبی ﷺ سے تعلق ٹوٹ جاتا ہے ۔اس لئے دونوں گناہوں سے بچو! مزید سنت سے محبت اور بدعت سے نفرت فقیہ العصر حضرت مولانا سید مفتی عبد الشکور ترمذی قدس سرہ (بانی جامعہ حقانیہ ساہیوال ضلع سرگودھا) کی خدمت میں رہنے اور پیر طریقت قائد اہل سنت والجماعت حضرت قاضی مظہر حسین رحمۃ اللہ علیہ (چکوال) سے اصلاحی تعلق کی برکت سے پختہ ہوئی اللہ تعالیٰ ان بزرگوں کو اور دیگر تمام اساتذہ کرام کو اپنی کریمانہ شان کے مطابق جزائے خیر عطا فرمائے اور تمام مسلمانوں کو سنت نبوی ﷺ سے محبت اور شرک و بدعات سے نفرت پیدا فرمائے۔ اور اس دینی کاوش کو میرے والدین مکرّمین کیلئے خصوصی اور تمام صحیح العقیدہ مسلمانوں کیلئے عمومی طور پر بخشش کا سبب بنائے۔ آمین بجاہ النبی الکریم الامین وصلی اللہ علی اشرف الانبیاء والمرسلین وعلی آلہ واصحابہ الطیبین الطاہرین وعلی من تبعھم باحسان الیٰ یوم الدین

نمقہ محمد اعظم ہاشمی اَغْنَاہُ اللّٰہُ عَنِ الْغَیْر

موبائل: 0301-7152002



محمد رسول اللہ

(حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں

مہر نبوت کا عکس (جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی پہ یہ کلمات کندہ تھے)



سیّد الکونین ﷺ نے ۷ ہجری میں مختلف حکمرانوں کو دعوت اسلام کیلئے جو خطوط ارشاد فرمائے تھے ان میں سے جواب تک ہمیں دستیاب ہوئے ہیں ان کے عکس اپنی اصل شکل میں پیش کئے ہیں جو آپ ﷺ کے ارشاد پر آپکی مہر مبارک سے جاری شدہ ہیں ان خطوط مقدسہ کو لگانا خیر و برکت اور وسعت رزق کا ذریعہ ہے۔

نیز جن وشیاطین آسیب وسحر سے محفوظ رہنے کا ذریعہ ہے۔

محمد رسول اللہ ﷺ کی جانب سے حبش کے شاہ نجاشی کے نام

اُس پر سلامتی ہو جو راہِ راست اختیار کرے! مَیں اُس خدا کی تعریف کرتا ہُوں جو معبودیت میں یکتا ہے! کل کائنات کا مالک ہے، برگزیدہ ہے۔ امن وسلامتی کی پناہ گاہ صرف اسی کی ذات ہے اور اس بات کی شہادت دیتا ہوں کہ عیسیٰ بن مریم اللہ کی روح اور اس کا کلمہ ہیں جس کو اس نے مریم بتول پاک دامن پر القا کیا اور خدا کے نبی عیسیٰؑ کی والدہ بنیں۔ پس اللہ ہی نے ان کو اپنی روح سے پیدا کیا اور اس کو مریم میں پھونک دیا جیسا کہ اس نے آدمؑ کو اپنے دست قدرت سے بنایا۔ اب میں آپ کو اس خدائے واحد جس کا کوئی شریک نہیں مودت ومحبت اور فرمانبرداری کی دعوت دیتا ہوں آپ کو اور آپکے لشکر کو خدائے بزرگ وبرتر کی طرف بلاتا ہوں پس میں نے تبلیغ اور نصیحت کا فریضہ ادا کر دیا ہے۔ آپ کو چاہیئے کہ اسے قبول کریں۔



حبش کے باشادہ نجاشی کے پاس جب یہ فرمان مقدس پہنچا تو اس کی تعظیم کیلئے تخت شاہی سے نیچے اتر آیا صحیفہ مبارک کو آنکھوں سے لگایا اور بوسہ دے کر سر پر رکھ لیا۔ یہ نامہ مبارک چمڑے کی ایک جھلی پر لکھا ہوا ہے جو "13 لمبی اور "9 چوڑی ہے۔ مہر کے علاوہ 16 سطریں ہیں اور بھورے رنگ کی سیاہی سے لکھا ہوا ہے یہ تحریر حضرت علیؓ کے دست مبارک سے لکھی گئی ہے۔

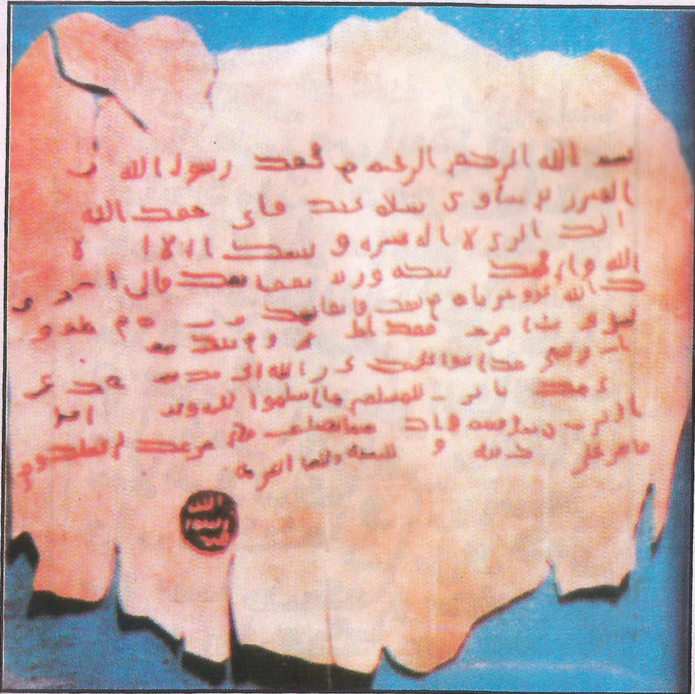
اُس پر سلامتی ہو جس نے راہِ راست اختیار کی بعد ازاں میں آپ کو اسلام کی دعوت دیتا ہوں، پس اگر سلامتی منظور ہے تو اسلام قبول کر لیجئے۔ اگر آپ نے اسلام قبول کر لیا تو اللہ تعالیٰ آپ کو دوہرا اجر عطا فرمائے گا۔ اور اگر آپ نے انکار کیا تو ساری قوم کی گمراہی کی ذمہ داری بھی آپ کے اوپر ہوگی۔ اے اہلِ کتاب! اختلاف ونزاع کی ساری باتیں نظر انداز کر کے ایک ایسی بات پر متفق ہو جاؤ جو ہمارے اور تمہارے درمیان میں یکساں طور پر مسلّم ہے وہ یہ کہ ہم خدا کے سوا کسی اور کی عبادت نہ کریں اور نہ کسی کو اس کا شریک ٹھہرائیں اور نہ ہم اللہ کے سوا کسی دوسرے کو اپنا رب بنائیں اگر تمھیں اس بات سے انکار ہے تو تمھیں معلوم رہنا چاہیئے کہ ہم بہر حال خدا کی یکتائی کا عقیدہ رکھتے ہیں۔



مقُوقس نے اس فرمانِ مُقدّس کو ہاتھی دانت کے ڈبے میں بحفاظت رکھوا دیا تھا حُسن اتفاق سے اُنیسویں صدی کے وسط میں مصر کی ایک عیسائی خانقاہ سے دستیاب ہوا ہے۔ یہ تحریر حضرت صدّیق اکبرؓ کے دستِ مُبارک کی لکھی ہوئی ہے۔ یہ خط ایک عیسائی راہب کی انجیل پر چپکا ہوُا تھا ترکی کے سلطان عبد الحمید نے خرید کر سونے کے فریم میں لگوا کر قصرِ شاہی کے خزانے میں دوسرے تبّرکاتِ نبویؐ کے ساتھ رکھوا دیا ہے۔ درمیان میں جو نشان نظر آتا ہے وہ پانی کے قطروں کی نمی سے سیاہی کے پھیل جانے کی وجہ سے ہوُا ہے۔

محمد رسول ﷺ اللہ کی جانب سے منذر بن ساوی گورنر بحرین کے نام

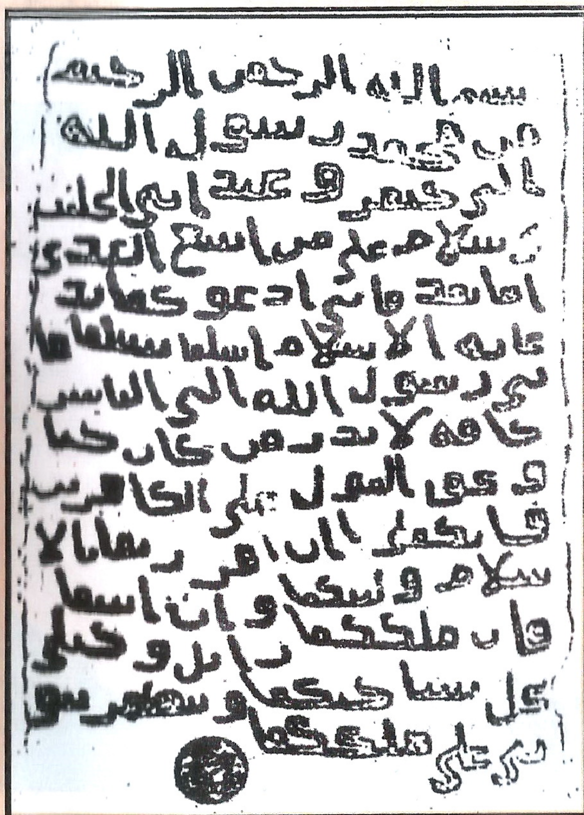
السلام علیک! میں اس خدا کی حمد کرتا ہوں جو یکتا ہے اور اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ جو نصیحت قبول کرتا ہے وہ اپنے ہی آپ کو فائدہ پہنچاتا ہے۔ جو شخص میرے قاصدوں کی پیروی اور ان کی ہدایت پر عمل کرے گا اُس نے حقیقت میں میری اطاعت کی اور جس نے اُن کی نصیحتوں کو قبول کیا اس نے حقیقت میں میری نصیحت کو مانا میرے قاصدوں نے آپ کے طرزِ عمل کی بیحد تعریف کی ہے آپکو اپنے منصب پر بدستور قائم رکھا جاتا ہے۔ آپکو چاہیے کہ اللہ اور اس کے رسولؐ کے خیر خواہ رہیں۔ اہل بحرین کے بارے میں آپ کی سفارش مجھے منظور ہے میں مجرموں کے قصور کو معاف کرتا ہوں۔ پس آپ بھی اُن سے درگزر کیجئے۔ اہل بحرین میں جو لوگ یہودیت یا مجوسیت پر قائم رہنا چاہیں ان سے جزیہ لیا جائے۔



مُنذر اُن خوش قسمت لوگوں میں ہے جو پیغام رسالتؐ سے متاثر ہو کر فوراً حلقہ بگوشِ اسلام ہو گئے اور اپنے قبول اسلام کی اطلاع بارگاہِ نبوّت کو بھیج دی آنحضرتؐ نے مُنذر کو یہ فرمانِ ہدایت تحریر فرمایا جس میں غیر مُسلم باشندوں کے ساتھ حُسنِ سلوک کی تلقین کی گئی ہے۔ یہ خط بھی ترکی کے سلطان عبدالحمید نے بڑی قیمت دے کر خرید لیا اور قسطنطنیہ میں دُوسرے تبّرکاتِ نبویؐ کے ساتھ رکھوا دیا سیاہی مائل بھوری کھال پر لکھا ہوا ہے۔

محمد رسول اللہ ﷺ کی طرف سے جیفر وعبد کے نام

اس پر سلامتی ہو جس نے راہ راست اختیار کی بعد ازاں میں آپ کو دعوت دیتا ہوں اسلام قبول کیجئے، اسی میں سلامتی ہے۔ اللہ نے اپنی تمام مخلوق کیلئے مجھے رسول بنا کر بھیجا ہے تا کہ میں خدا کے نافرمان بندوں کو خدا سے ڈراؤں اور خدا کا انکار کرنے والوں پر خدا کی حجت پوری ہو جائے۔ میری نبوت آپ کے ملک میں پہنچنے والی ہے۔ اگر آپ دونوں نے اسلام قبول کر لیا تو آپ کا ملک بدستور آپ ہی کے پاس رہے گا اور اعراض وانکار کیا تو یہ زائل ہو جانے والی چیز ہے۔

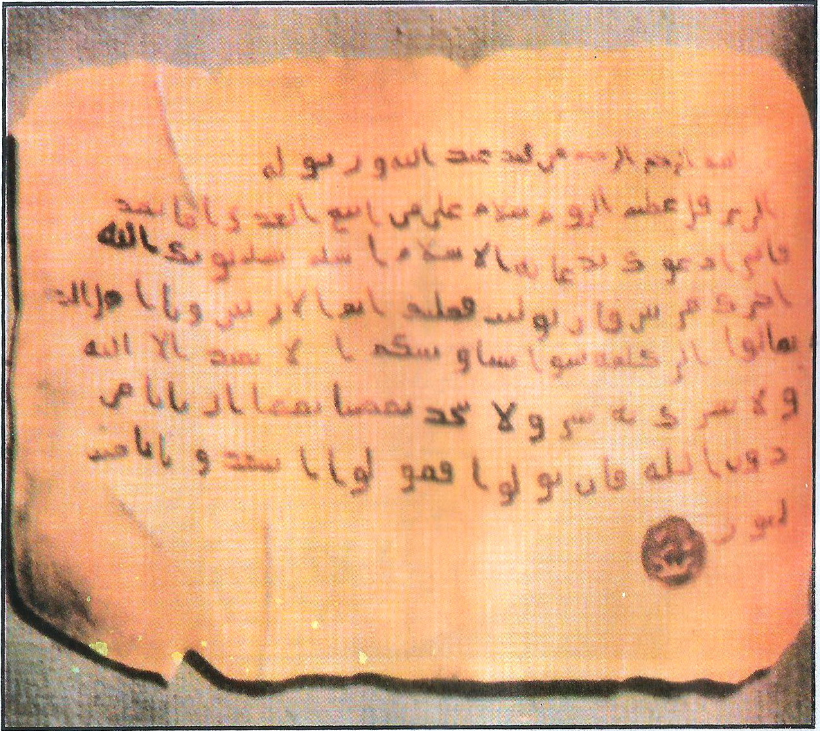


بسم الله الرحمن الرحيم
من محمد رسول الله
الى جيفر و عبد ابني الجلندى
سلام على من اتبع الهدى
اما بعد فاني ادعوكما
بداعية الاسلام اسلما تسلما
اني رسول الله الى الناس
كافة لانذر من كان حيا
و يحق القول على الكافرين
فانكما ان اقررتما
بالاسلام وليتكما
وان ملككما وان ابيتما
زائل عنكما و خيلي
تحل بساحتكما و تظهر نبو
تي على ملككما

سفیر رسول ﷺ حضرت عمروؓ بن عاص کا بیان ہے کہ فرمان رسالت کو پڑھ کر جیفر وعبد نے قدرے تامل کے بعد بخوشی اسلام قبول کر لیا اور میرے سامنے اپنے اسلام کا اقرار کیا۔ یہ نامہ مبارک ذیقعدہ ۸ ہجری ۶۳۹ء میں ارسال فرمایا گیا۔ یہ مکتوب حال ہی میں تیونس سے دستیاب ہوا ہے۔

محمد رسول اللہ ﷺ کی جانب سے شاہ رُوم ہرقل کے نام

اُس پر سلامتی ہو جس نے راہِ راست اختیار کی بعد ازاں میں آپ کو اسلام کی دعوت دیتا ہوں، پس اگر سلامتی منظور ہے تو اسلام قبول کر لیجئے۔ اگر آپ نے اسلام قبول کر لیا تو اللہ تعالیٰ آپ کو دوہرا اجر عطا فرمائے گا۔ اور اگر آپ نے انکار کیا تو ساری قوم کی گمراہی کی ذمہ داری بھی آپ کے اوپر ہو گی۔ اے اہلِ کتاب! اختلاف ونزاع کی ساری باتیں نظر انداز کر کے ایک ایسی بات پر متفق ہو جاؤ جو ہمارے اور تمہارے درمیان میں یکساں طور پر مسلّم ہے وہ یہ کہ ہم خدا کے سوا کسی اور کی عبادت نہ کریں اور نہ کسی کو اس کا شریک ٹھہرائیں اور نہ ہم اللہ کے سوا کسی دوسرے کو اپنا رب بنائیں اگر تمھیں اس بات سے انکار ہے تو تمھیں معلوم رہنا چاہیئے کہ ہم بہر حال خدا کی یکتائی کا عقیدہ رکھتے ہیں۔



صحیح بخاری شریف کے شارح علامہ قسطلانیؒ نے لکھا ہے کہ ملک منصور قلادون صالحی نے سپین کے بادشاہ کے پاس ایک سفارت بھیجی تو سپین کے بادشاہ نے اُس سفیر کو سونے کے ڈبے میں رکھا یہ خط دکھایا اور بتلایا کہ یہ پیغمبرِ اسلام کا وہ خط ہے جو انھوں نے ہمارے دادا قیصرِ رُوم کو بھیجا تھا۔

محمد رسول ﷺ اللہ کی جانب سے کسریٰ عظیم الفارس کے نام

جو ہدایت کی پیروی کرے اللہ اور اس کے رسول ؐ پر ایمان لائے اس پر سلام ہے میں شہادت دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا جو اکیلا اور لاشریک ہے۔ کوئی معبود نہیں اور محمد ؐ اس کا بندہ اور اس کا رسول ہے۔ خدا نے مجھے تمام دنیا کیلئے پیغمبر بنا کر بھیجا ہے تا کہ ہر زندہ انسان کو خدا کا خوف دلاؤں۔ اسلام قبول کر لیجئے اور محفوظ ہو جایئے اگر آپ نے انکار کیا تو تمام مجوسی (زرتشی) کا گناہ بھی آپ کے ذمے ہوگا۔



یہ خط مبارک جب شاہ ایران خسرو کے سامنے پڑھ کر سنایا گیا تو وہ غصے سے بھر گیا اور نامہ مبارک کو پھاڑ (معاذ اللہ) دیا سفیر رسول ؐ حضرت عبد اللہ ؓ بن حذافہ اس پھٹے ہوئے خط کو اٹھا کر اپنے ساتھ واپس لائے اور کارگزاری زبانی سنانے کی بجائے پھٹا ہوا خط سامنے رکھ دیا۔ یہ خط لبنان کے عیسائی وزیر خارجہ کے آبائی ذخیرہ سے بنام کسریٰ دریافت ہوا ہے۔ دائیں جانب کی تیسری سطر سے دسویں سطر تک پھٹا ہوا ہے سلائی کر کے مرمت کر دیا گیا ہے۔

چند اہم احادیث شریفہ

حدیث (۱) نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص میری قبر کے پاس مجھ پر درود پڑھے گا میں اس کو خود سنوں گا۔ اور جو شخص دور سے مجھے پر درود پڑھے گا۔ وہ مجھ تک (فرشتوں کے ذریعہ) پہنچا دیا جائے گا۔

(مشکوٰۃ شریف ص 87، اس کی سند جید ہے۔ مرقاۃ ج 2 ص 347)

حدیث (۲) نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ بے شک اللہ تعالیٰ کی طرف سے کچھ ایسے فرشتے مقرر ہیں جو زمین میں چل پھر رہے ہیں اور میری امت کا سلام مجھے پہنچاتے ہیں۔ (نسائی شریف ج 1 ص 189، مصنف ابن ابی شیبہ ص 517 ج 2) علامہ عزیزی فرماتے ہیں یہ حدیث صحیح ہے

(السراج المنیر ج 1 ص 514، القول البدیع ص 115)

حدیث (۳) نبی کریم ﷺ نے فرمایا یقیناً سیدنا عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے منصف اور امام عادل ہوں گے اور یقیناً وہ فج (جگہ کا نام) کے راستے پر حج یا عمرہ کو چلیں گے اور ضرور میری قبر پر آئیں گے یہاں تک کے مجھے سلام کریں گے اور یقیناً میں ان کے سلام کا جواب دوں گا۔ (الجامع الصغیر ص 140 ج 2 مادہ لام، مسند احمد ج 2 ص 290، الحاوی للسیوطی ص 154 ج 2) نیز علامہ سیوطی فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ اپنی قبر مبارک میں زندہ ہیں اور دیگر انبیاء علیہم السلام کی حیات بھی ہمارے نزدیک قطعی طور پر ثابت ہے۔ (الحاوی للسیوطی ص 139 ج 2) معلوم ہوا کہ آپ ﷺ قبر میں حیات آرام فرما ہیں۔ اب یہ کہنا کہ آپ ﷺ محفل میلاد میں آتے ہیں کیا یہ شان رسالت میں گستاخی نہیں ہے؟ ہے سوچنے کی بات اسے بار بار سوچ